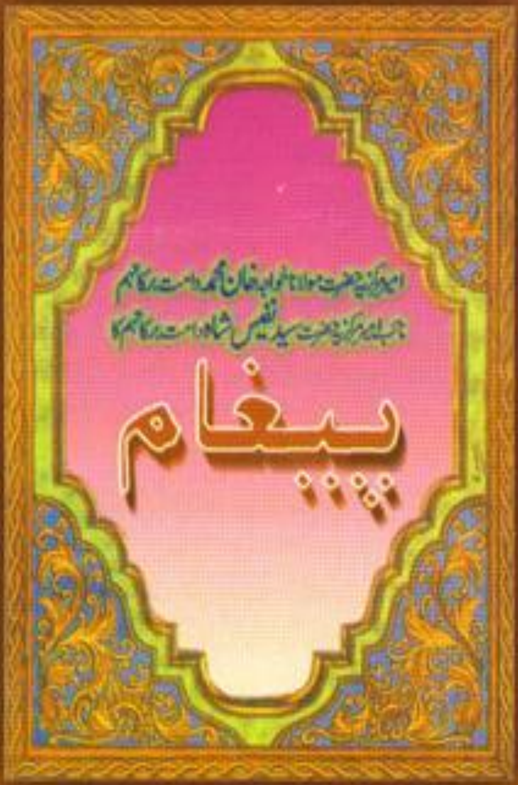

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۱۲ تا ۱۸/ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۳۱/ اگست تا ۶/ ستمبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۱۵

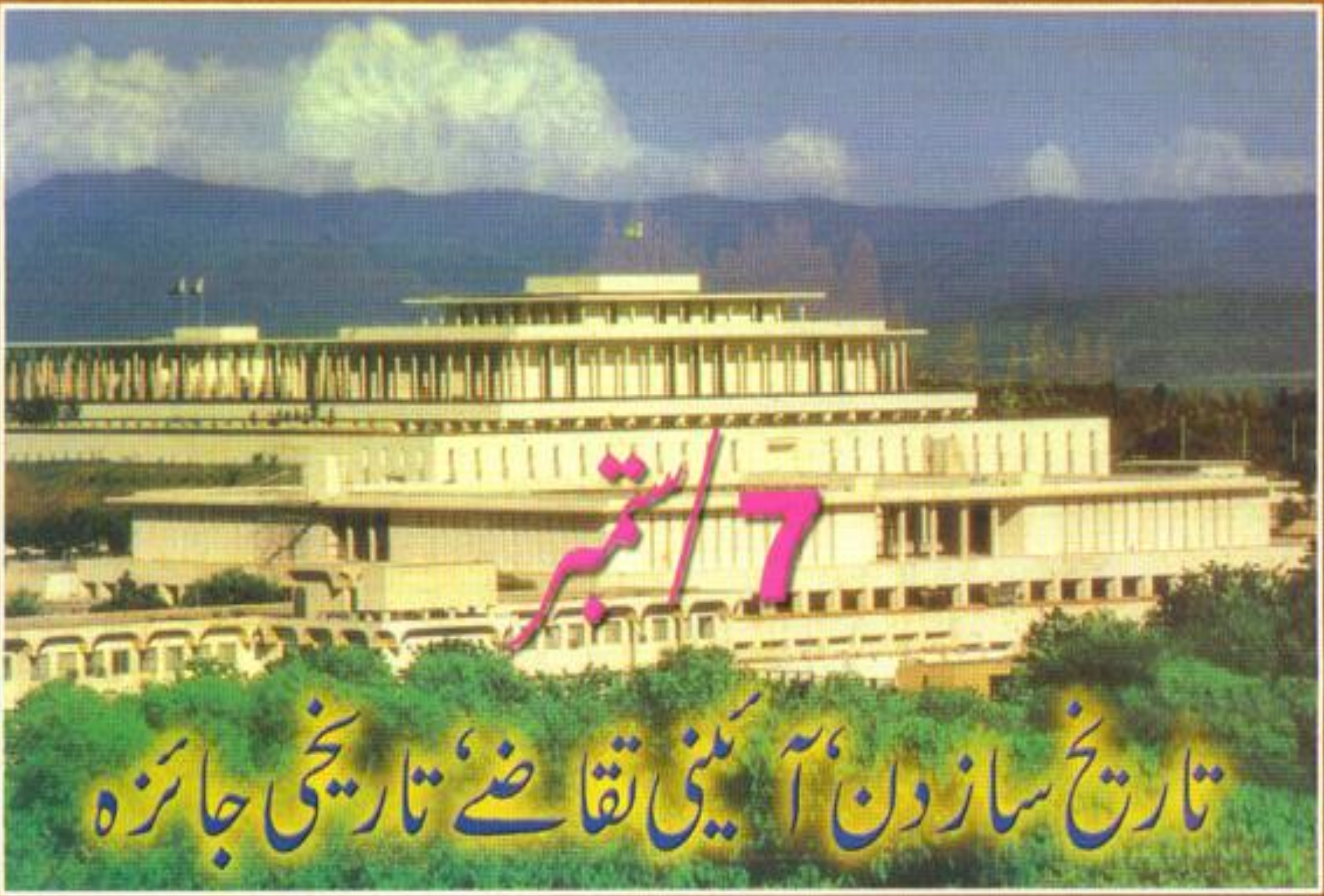

عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں
چشم کشا انکشافات

شیزان کا بائیکاٹ
دینی غیرت وحمیت کا تقاضا

Email: editorkn@yahoo.com

website: http://www.khatme-nubuwwat.org

بغیر توبہ کے گناہگار مسلمان کی مرنے کے بعد نجات:

س:……اگر کوئی شخص بہت گناہگار ہو اور وہ توبہ کئے بغیر مر جائے تو ایسے شخص کی نجات کا کوئی راستہ ہے جبکہ اس کی اولاد بھی نہ ہو۔

ج:……مومن کو بغیر توبہ کے مرنا ہی نہیں چاہئے بلکہ رات کے گناہوں سے دن طلوع ہونے سے پہلے اور دن کے گناہوں سے رات آنے سے پہلے توبہ کرتے رہنا چاہئے۔ جو مسلمان توبہ کئے بغیر مر جائے اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ چاہے اپنے فضل سے بغیر سزا کے معاف کردے یا سزا کے بعد اسے رہا کردے۔

فرعون کا ڈوبتے وقت توبہ کرنے کا اعتبار نہیں:

ایک شخص کہتا ہے کہ جب فرعون مع اپنے لشکر کے دریائے نیل میں غرق ہوا اور ڈوبنے لگا تو اس نے کہا کہ اے موسیٰ میں نے تیرے رب کو مان لیا تیرا رب سچا اور سب سے برتر ہے پھر بھی موسیٰ علیہ السلام نے اسے بذریعہ دعا کیوں نہیں اپنے رب سے بچوایا۔ اب وہ شخص کہتا ہے کہ بروز قیامت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا جائے گا کہ جب فرعون نے توبہ کرلی اور مجھے رب مان لیا تو اے موسیٰ تو نے کیوں نہیں اس کے حق میں دعا کرکے اسے بچایا؟ وہ اپنی بات پر مصر ہے کہ ضرور یہ سوال روز محشر موسیٰ علیہ السلام سے کیا جائے گا۔ اس شخص کا بیان نوٹ کرکے میں نے آپ تک پہنچایا ہے۔ اب آپ اپنے حل سے ضرور نوازیں کہ آیا س:…… وہ شخص گناہگار ہوگا؟ وہ ٹھیک کہتا ہے یا کہ غلط؟

ج: فرعون کا ڈوبتے وقت ایمان لانا معتبر نہیں تھا کیونکہ نزع کے وقت کی نہ توبہ قبول ہوتی ہے نہ ایمان۔ اس شخص کا موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کرنا بالکل غلط اور بے ہودہ ہے اس کو اس خیال سے توبہ کرنی چاہئے۔ وہ نہ صرف گناہگار ہو رہا ہے بلکہ ایک جلیل القدر نبی پر اعتراض کفر کے زمرہ میں آتا ہے۔

صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے انسان کو اعمال کی کوتاہی کی سزا:

س:……کیا جس مسلمان نے صدق دل سے کلمہ طیبہ پڑھا ہو رسالت وغیرہ پر ایمان ہو مگر زندگی میں قصداً کئی نمازیں اور فرائض اسلام ترک کئے ہوں تو ایسا مسلمان اپنی سزا بھگت کر جنت میں جاسکے گا یا ہمیشہ دوزخ کا ہی ایندھن بنا رہے گا؟

ج:……نماز چھوڑنا اور دیگر احکام اسلام کو چھوڑنا سخت گناہ اور معصیت ہے احادیث میں نماز چھوڑنے والے کے لئے سخت وعیدیں آئی ہیں اور ان احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے انسان فاسق ہو جاتا ہے اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے لیکن اس کے باوجود اگر ایسے بدعمل شخص کا عقیدہ صحیح ہو توحید و رسالت پر قائم ہو ضروریات دین کو مانتا ہو وہ آخرکار جنت میں جائے گا خواہ سزا سے پہلے یا سزا پانے کے بعد لیکن اگر کسی کا عقیدہ ہی خراب ہو کفر اور شرک میں مبتلا ہو یا ضروریات دین کا انکار صریح یا تاویل کرے تو ایسے شخص کی نجات کبھی نہ ہوگی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں رہے گا کبھی اس کو دوزخ کے عذاب سے رہائی نہیں ملے گی۔

نماز روزوں کی پابند مگر شوہر اور بچوں سے لڑنے والی بیوی کا انجام:

س:……ایک عورت جو بہت ہی نماز روزہ کی پابند ہے کسی حالت میں بھی روزہ و نماز نہیں چھوڑتی ہے۔ یہاں تک کہ بیماری کی حالت میں روزہ رکھتی ہے اور صبح شام قرآن مجید کی بھی تلاوت کرتی ہے اس کے سات بچے ہیں جو کہ سب ہی اعلیٰ تعلیم پا رہے ہیں مگر وہ عورت بہت ہی غصے والی اور ضدی بھی بعض موقع پر بچوں اور شوہر سے لڑ پڑتی ہے یہاں تک کہ غصہ کی وجہ سے ان لوگوں سے ماہ دو ماہ تک بولنا ترک کر دیتی ہے یہاں تک کہ شوہر اور بچوں کو مرنے کی بددعائیں دیتی رہتی ہے مگر اپنی نماز بدستور پڑھتی ہے غصہ اتنا زیادہ ہے کہ شوہر اور بچوں کی ہر بات پر جو صحیح بھی ہوتی ہے تو بھی غصہ میں آجاتی ہے اس کی مرضی کے خلاف اگر کوئی بات ہو جاتی ہے قیامت برپا کر دیتی ہے جبکہ مسلمان کو ۳ روز سے زیادہ غصہ رکھنا حرام ہوتا ہے تو کیا ڈیڑھ دو ماہ غصہ رکھ کر نماز روزہ اور کوئی عبادت قبول ہوتی ہے کہ نہیں؟ اور ایسی حالت میں نماز روزہ ہو سکتا ہے کہ نہیں جب کہ ایک مسئلہ میں آپ فرماتے ہیں بغیر عذر کے مسجد اور جماعت کر ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے یہاں تو غصہ حرام ہے اور اس حرام کے ساتھ نماز روزہ اور کسی عبادت کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے؟

ج:…… نماز روزہ تو اس خاتون کا ہو جاتا ہے اور کرنا بھی چاہئے لیکن اتنا زیادہ غصہ اس کی نیکی کو برباد کر دیتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ایک عورت نماز روزہ بہت کرتی ہے مگر ہمسائے اس سے نالاں ہیں۔ فرمایا "وہ دوزخ میں ہے۔" عرض کیا گیا کہ ایک عورت فرائض کے علاوہ نفلی نماز تو زیادہ نہیں پڑھتی مگر اس کے ہمسائے اس سے بہت خوش ہیں فرمایا "وہ جنت میں ہے۔"

خصوصاً کسی خاتون کی اپنے شوہر اور اپنے بچوں سے بدمزاجی تو سو عیبوں کا ایک عیب ہے ایسی عورت کا آخرت میں تو انجام ہوگا سو ہوگا اس کی دنیا بھی اس کے لئے جہنم سے کم نہیں اور اگر اس کے شوہر صاحب اور بچے بھی (جو بالغ ہوں) نماز روزے کے پابند نہیں تو جو انجام اس عورت کا ہوگا وہی ان کا بھی ہوگا۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

۱۲ تا ۱۸ / جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۳۱ / اگست تا ۶ / ستمبر ۲۰۰۱ء

جلد: ۲۰ شمارہ: ۱۵

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

☆ بیاد گار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد رشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زرِ تعاون بیرونِ ممالک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک
فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے
سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ ۴۹۰۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اس شمارے میں

☛ ۷ ستمبر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ ..... (اداریہ) 4
☛ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کا پیغام 6
☛ ۷ ستمبر تاریخ ساز دن آئینی تقاضے تاریخی جائزہ ..... (حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان) 7
☛ شیزان کا بائیکاٹ دینی غیرت و حمیت کا تقاضا ..... (جناب محمد طاہر رزاق) 15
☛ عیسائیوں کی سرگرمیاں چشم کشا انکشافات ..... (جناب محمد اسلم صدیقی) 19
☛ ۷ ستمبر کو "یوم ختم نبوت" منایا جائے، امیر مرکزیہ و نائب امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی اپیل 22
☛ اخبار ختم نبوت 23
☛ شادی ارائیں میں قادیانی گھرانے کا قبول اسلام 24
☛ توضیح و تشریح کے بسیع جل جلالہ ..... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 25

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷/ستمبر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ!

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی تاریخ میں اسلامی تاریخ کے حوالے سے ایک یادگار کے طور پر یاد رکھا جائے گا اس دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۹۰ سالہ پرانے مسئلہ پر تاریخی فیصلہ دیتے ہوئے اعلان کیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور اس سلسلے میں آئین میں مندرجہ ذیل ترمیم منظور کی گئی۔ اس بل کی منظوری سے پہلے خلاصہ کے طور پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے جو ۶/ستمبر کو بیان دیا وہ درج ذیل ہے:

"جناب والا! مرزا غلام احمد کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے کل میں نے ایوان میں گزارش کیا تھا کہ اس کی مذہبی کی زندگی تین ادوار پر مشتمل تھی۔ اس کا پہلا دور عام مسلمانوں کی طرح ایک مبلغ جیسا تھا ختم نبوت کے متعلق اس کا عقیدہ بھی عام مسلمانوں جیسا تھا۔ اس کے بعد دوسرا دور شروع ہوا۔ جب مرزا غلام احمد نے اپنے نظریات تبدیل کرلئے اپنی تنظیم کی بنیاد رکھی اور بیعت لینا شروع کیا۔ دوسرے دور کا آغاز ۱۸۸۹ء سے ہوا اس دور میں مرزا غلام احمد نے "ختم نبوت" کے بارے میں نیا تصور دیا اور نئے معنی پہنائے' جس کے مطابق اللہ نے جو پیغام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا اس کی وضاحت کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً نئے نبی آتے رہیں گے۔

قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ نے احیا کا سلسلہ منقطع نہ ہونے کے بظاہر معقول دلائل دیئے تھے لیکن جب ہم نے سوال کیا کہ کیا مرزا غلام احمد سے پہلے یا مرزا غلام احمد سے بعد' کوئی نبی ہوا یا ہوگا تو انہوں نے جواب نفی میں دیا' جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔"

اس بعد قومی اسمبلی نے اتفاق رائے سے درج ذیل بل منظور کیا' وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کیا:

آئین پاکستان میں ترمیم کے لئے ایک بل: ہرگاہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔ لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

۱:...... مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:

(۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲:...... آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں' جسے بعد ازیں آئین کہا جائے گا۔ دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں الفاظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کئے جائیں گے۔

۳:...... آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم:

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی یعنی (۳) جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے' وہ آئین قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

بیان اغراض و وجوہ:

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔"

عقیدہ ختم نبوت اتنا حساس اور مسلمانوں کے لئے اہم عقیدہ ہے کہ اس سلسلے میں امت نے کبھی بھی کسی قسم کی غفلت یا اس عقیدہ میں معمولی سی کوتاہی یا فروگزاشت کے تصور تک اپنے اوپر طاری ہونے نہیں دیا' اس پر امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر یہ واضح

کردیا کہ اسلام میں اب نبوت ورسالت کا تصور تک ممکن نہیں۔ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کے قتل کا حکم صادر فرمایا جبکہ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف اسلام کی پوری قوت طاقت یہاں تک کہ علمی میراث کے حاملین مفسرین محدثین اور قرأ حفاظ تک کو لشکر اسلام کے ساتھ روانہ کردیا تاکہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ممکن ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات میں اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شہید نہیں ہوئے لیکن ۳ گنا سے زیادہ صحابہ کرامؓ اصحاب بدر مفسرین محدثین قرأ حفاظ نے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک عظیم مبلغ، مسلم رہنما، ردعیسائیت کے ایک بڑے مناظر ہونے کے باوجود جب مہدی، مسیح موعود، ملہم من اللہ جیسے دعوی کئے تو علما لدھیانہ میں تشویش کے آثار پیدا ہوئے اور انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی سے بات چیت کا آغاز کیا اس سے قبل ۱۸۸۹ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حامی علما مولوی محمد حسین بٹالوی اور دیگر نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اس قسم کی نصیحتوں سے منع کیا تھا۔ مگر غلام احمد قادیانی کی طرف سے ان نصیحتوں اور علما لدھیانہ کی ان مخالفتوں پر اچھا اثر مرتب ہونے کے بجائے غلط اثرات پڑے اور انہوں نے ان علما کرام کے خلاف محاذ کھول دیا اور اپنی غلط پیشگوئیوں اور جھوٹے دعوؤں میں اضافہ کرتے کرتے اور بقول اپنے فلسفہ کے مراتب میں بڑھتے بڑھتے مجدد، ملہم من اللہ، مہدی، مسیح موعود ظلی، بروزی نبی سے ہوتے ہوئے نعوذ باللہ عین محمد اور پھر نعوذ باللہ محمد سے بھی بڑھ گئے اور مخالفین کے لئے اعلان کردیا کہ: ”جو ان کے ان دعوؤں کو تسلیم کرکے ان پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر بلکہ پکا کافر اور جنگل کے خنزیر اور کنجریوں اور کتیوں کی اولاد ہیں۔“ (نعوذ باللہ)

ان عبارات کی روشنی میں علما لدھیانہ نے فتوی مرتب کرکے دارالعلوم دیوبند ارسال کیا اور علمائے دیوبند نے ایسے عقائد کے حاملین پر کفر کی مہر تصدیق ثبت کی، مکتبہ اہل حدیث کے اکابر علما اور مکتبہ بریلوی کے تمام مستند علما کرام نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کو کافر قرار دیا۔ مشہور بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہؒ جو مدینہ منورہ ہجرت کرگئے تھے حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی کے حکم پر رد قادیانیت میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے برصغیر واپس تشریف لائے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مناظرے اور مباہلے کے چیلنج دیئے۔ یہاں تک کہ مینار سے چھلانگ لگانے کی دعوت دی، مگر مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے جھوٹ کا یقین تھا اس لئے راہ فرار اختیار کی۔ اس دوران مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ: ”جو حق پر ہوگا اس کے سامنے جھوٹا موت کا شکار ہوگا“ اور اس سے حقانیت ظاہر ہوجائے گی۔ یہ چیلنج مولانا عبدالحق غزنوی کو مرزا غلام احمد قادیانی نے دیا اور خود ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء میں آنجہانی ہوگیا، جبکہ مولانا عبدالحق غزنویؒ مرزا قادیانی کے نو سال بعد اس دنیا سے رخصت ہوئے، ان تمام شواہد اور مباہلوں اور مناظروں سے راہ فرار کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار حکیم نورالدین خلیفہ اول اور مرزا بشیرالدین محمود خلیفہ دوم نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پرچار جاری رکھا بلکہ واضح طور پر کہا:

”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوں گے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“ (آئینہ صداقت ص:۳۵)

ادھر انگریز حکومت مرزا قادیانی کی سرپرستی کی وجہ سے علما کرام کا تشویش میں مبتلا ہونا فطری تقاضا تھا، ایک طرف عیسائی پادریوں کی یلغار دوسری طرف قادیانی جماعت کی خلاف اسلام سرگرمیاں، تیسری طرف تحریک آزادی کی آڑ میں مسلمانوں کو کچلنے کے تیز رد عمل نے محدث العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جیسے علمی شخصیت کو اضطراب میں مبتلا کردیا اور وہ بے چین ہوکر دربار الٰہی میں سجدہ ریز ہوگئے۔ چھ ماہ مسلسل ساری، ساری رات جاگ کر اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی اور قادیانیت سے امت مسلمہ کو بچانے کے لئے دعاؤں کے ساتھ طریقہ کار ودیعت کرنے کی التجا کی۔ اللہ تعالیٰ نے چھ ماہ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے خوشخبری عطا فرمادی کہ علما امت انشاء اللہ اس فتنہ کی سرکوبی میں سرخرو ہوں گے۔ اس پر حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۳۰ء میں پانچ سو علما کرام کو جمع کیا اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو امیر شریعت کا لقب دے کر رد قادیانیت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری سونپی اور پانچ سو علما کرام کو حکم دیا کہ وہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ مجلس احرار اسلام تحریک آزادی کی جدوجہد میں میدان عمل میں تھے اس کا شعبہ ختم نبوت قائم کرکے آئینی طور پر قادیانیت کا تعاقب شروع کیا گیا۔ انگریز حکومت نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر علما کرام کے لئے جیل اور سزاؤں کے دروازے کھول دیئے۔ قادیان میں مسلمانوں کا قتل عام شروع ہوا۔ شعبہ ختم نبوت کے مبلغین کو مار مار کر نکال دیا گیا۔ غرض ختم نبوت کا کام کرنے والوں پر زندگیاں تنگ کردی گئیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پروانے مسلک ومشرب اور فروعی اختلافات سے بالاتر ہوکر متحدہ جدوجہد میں مصروف عمل ہوگئے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث وغیرہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے دشمنوں کے تمام عزائم خاک میں ملادیئے۔ تاقیام قیامت انشاءاللہ کاروان ختم نبوت تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دیتا رہے گا۔

۷/ستمبر کا دن امت مسلمہ کے لئے ایک یادگار اور تاریخی دن قرار پایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت وسربلندی پوری دنیا پر ظاہر ہوئی اس کامیابی پر پاکستان کا ایک ایک فرد مبارکباد کا مستحق ہے۔ یہ کسی فرد، پارٹی یا جماعت کی جیت نہیں اور نہ ہی اس کا کریڈٹ کسی خاص جماعت یا پارٹی کو جاتا ہے۔ یہ عقیدۂ ختم نبوت کی کامیابی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سربلندی کی جیت ہے جس کی کامیابی کا ثمرہ ہر مسلمان کو نصیب ہوگا۔

پیغام

امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہم

نائب امیر مرکزیہ شیخ طریقت حضرت سید نفیس شاہ صاحب زید مجدہم کا

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء پاکستان کی تاریخ کا وہ عظیم اور تاریخی دن ہے جب اللہ رب العزت نے جاں نثاران ختم نبوت اور قافلہ امیر شریعتؒ کی خدمات اور بے شمار قربانیوں کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور عقیدۂ ختم نبوت کو بحال اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سرخرو فرما کر منکرین ختم نبوت اور جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی روحانی اولاد قادیانیوں کو ذلت و رسوائی کے گڑھے میں ڈالا اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے تاریخ ساز فیصلہ صادر کر کے تاریخ میں اہم مقام پایا۔ امریکہ و مغربی دنیا کی تمام تر کوششوں اور قادیانیوں کے شدید دباؤ اور اثر و رسوخ کے باوجود اللہ تعالیٰ نے سنت صدیقی کو زندہ کر کے اعلان کیا کہ:

"قادیانی چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہیں اس لئے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کا شمار پاکستان کے غیر مسلم اقلیتوں میں کیا جائے۔"

اس تاریخ ساز فیصلہ تک پہنچنے کے لئے جو قربانیاں دی گئیں اس کی ۹۰ سالہ پوری تاریخ ہے مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ ۱۸۸۴ء میں اس وقت شروع ہوا جب انگریزوں نے جدوجہد آزادی کو کچلنے کے لئے مسلمانوں میں افتراق و انتشار کی ضرورت محسوس کی اس لئے ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی سے جھوٹا دعویٰ نبوت کرایا گیا۔ علماء حق نے فوری طور پر خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور کی سنت اور امت کے پہلے اجماع کے مطابق جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کا مفہوم:

اگر میرے بعد کوئی دعویٰ نبوت کرے تو اس کو مسترد کر دو کیونکہ میرے بعد نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

علماء اور مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو مسترد کر دیا لیکن انگریزوں کی سرپرستی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کی تبلیغ شروع کی تو محدث حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتنہ کی مستقبل میں شر انگیزی اور مسلمانوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے جدوجہد شروع کرنے کا اعلان فرمایا اور امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کام کے لئے امیر مقرر فرما کر خود بھی بیعت فرمائی اور تمام علماء کرام کو حکم دیا کہ وہ بھی امیر شریعت کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ امیر شریعتؒ کی قیادت میں جاں نثاران ختم نبوت نے قربانی کی وہ مثال پیش کی جس کی نظیریں تاریخ اسلام کے ابتدائی دور میں ملتی ہیں۔ تقریر، تحریر، مناظروں، مباہلوں غرض حق و صداقت کی سربلندی کا جو راستہ اختیار کیا جا سکتا تھا قافلہ امیر شریعتؒ نے اختیار کیا۔ ۱۹۵۳ء میں پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچانے کے لئے امیر شریعتؒ نے جہاد کا اعلان کیا تو پورا پاکستان میدان عمل میں اتر آیا اور جب ۱۹۷۴ء میں جانشین علامہ انور شاہ کشمیریؒ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آواز دی تو پاکستان کے تمام مسلمان اپنی جان و مال کی قربانی کا عزم لے کر میدان عمل میں اترے اور آخر کار ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور یوں ۹۰ سالہ جدوجہد کے بعد جاں نثاران ختم نبوت اور قافلہ امیر شریعت کے حصے میں کامیابی و کامرانی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی اور پوری دنیا میں قادیانیت کا پردہ چاک ہوا۔ آج دنیا بھر کے مسلمان قادیانیوں کو اپنے آپ سے الگ سمجھتے ہیں۔

آج ۷/ستمبر کی تاریخ ہمیں اپنے اکابر محدث العصر حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مجاہد ملت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مجاہد اسلام مولانا محمد علی جالندھریؒ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، عاشق رسول فاتح قادیانیت محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، پیکر عجز و انکسار مولانا محمد شریف جالندھریؒ، امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ اور شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور لاکھوں جاں نثاران ختم نبوت کی قربانیوں کی یاد دلا رہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس بات کا عزم کریں کہ ہم بھی اپنے ان اکابر علماء کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قافلہ امیر شریعت میں شامل رہیں اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت قربانی دیں گے اور دنیا بھر میں قادیانیت کی طرف سے جو مسلمانوں کو اسلام کے نام پر گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس کے سدباب کے لئے کوشش کریں گے۔ اس مبارک کام کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ شامل ہوں اور آخرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بن جائیں۔

۷/ستمبر

تحریر: مفتی محمد جمیل خان

تاریخ ساز دن‘ آئینی تقاضے‘ تاریخی جائزہ

”جس طرح کسی مسلمان کو کافر کہنا گناہ عظیم ہے ٹھیک اسی طرح کسی کافر کو مسلمان کہنا بھی بڑا عظیم جرم ہے‘ اگر علماء امت اس فریضہ میں کوتاہی کریں تو ادائے فرض کی کوتاہی میں عنداللہ مجرم ہوں گے‘ البتہ یہ ضروری ہے کہ اس فریضہ کی ادائیگی علم صحیح کی روشنی میں نیک نیتی سے ہو‘ جذبات سے بالاتر ہو۔“

۷/ستمبر عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی و کامرانی کا دن‘ مسلمانوں کی فتح و کامیابی کا دن‘ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے تحفظ کا دن ”لا نبی بعدی“ کے مظہر کا دن...... خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت کے تازہ ہونے کا دن...... خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ‘ خلیفہ ثالث سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ‘ خلیفہ رابع حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ‘ حضرات عشرہ مبشرہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع کے مصداق کا دن‘ امام اعظم امام ابوحنیفہ اور ائمہ اربعہ کے فیصلے کی صداقت کا دن‘ حضرت مجدد الف ثانیؒ‘ امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ حضرت سید احمد شہیدؒ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فقیہ ملت ابو حنیفہ وقت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی دعاؤں کے ثمرات کا دن‘ محدث العصر حضرت العلامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی چھ ماہ کی بے چینی کے بعد الہامی پیش گوئی کے پورے ہونے کا دن‘ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقائے قافلہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت پیر مہر علی شاہؒ حضرت مولانا داؤد غزنویؒ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ حضرت مولانا محمد حیاتؒ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ اور تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے ہزاروں شہداء کے خون کے نذرانہ کی قبولیت کا دن‘ ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے سو طلباء کا ختم نبوت زندہ باد کے نعرہ کی پاداش میں قادیانیوں کی بربریت کا شکار ہونے اور قربانی کا اللہ تعالیٰ کے دربار میں شرف قبولیت کا دن‘ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ مفکر اسلام قائد جمعیت علماء اسلام مولانا مفتی محمودؒ مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ پیکر تقویٰ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹکؒ خطیب اسلام مولانا عبدالحکیمؒ پیکر صدق و وفا مولانا محمد شریف جالندھریؒ پیکر صبر و رضا مولانا عبیداللہ انورؒ فقیہ ملت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ‘ مجاہد اسلام مولانا تاج محمودؒ قائد جمعیت العلماء پاکستان‘ مولانا شاہ احمد نورانی‘ شیخ الحدیث علامہ مصطفیٰ ازہری‘ مولانا محمد شفیع اکاڑوی‘ مولانا معین الدین لکھنوی‘ میاں فضل حق‘ مولانا احسان الٰہی ظہیرؒ خطیب بے بدل شورش کاشمیریؒ قائد احرار اسلام حضرت مولانا ابومعاویہ سید عطاء المنعم بخاریؒ قائد اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم‘ حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب‘ میاں طفیل محمد اور کروڑوں فرزندان توحید جاں نثاران ختم نبوت‘ مجاہدین عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تحریک کی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان میں کامیابی و سرخروئی کا دن پاکستان کے اراکین قومی اسمبلی اور جناب یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل پاکستان وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ قائد ایوان جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے امتحان میں کامیابی کا دن‘ جاں نثاران ختم نبوت کے قائد عاشق رسول مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے سر پر سہرا کامرانی سجنے کا دن...... ایک ارب بیس کروڑ مسلمانان عالم کے عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان و یقین کے اظہار کا دن‘ قادیانیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے نبی کذاب و دجال کی ذلت و رسوائی کا دن...... قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار پانے کا دن‘ جسد ملت اسلامیہ سے اخراج کا دن‘ ناکامی و شکست کا دن‘ جھوٹ کے پول کھل جانے کا دن‘ قادیانیوں کے مسترد اور مردود ہونے کا دن۔

۷/ستمبر کا دن تاریخ اسلام میں ہمیشہ یادگار عظمت رہے گا اس دن تک پہنچنے کے لئے مسلمانوں نے کیا قربانی دی اس کی تفصیلات تو ۹۰ سال پر محیط ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم مولانا اللہ وسایا نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء (تین جلدوں) میں تفصیل سے درج کر دی ہیں اور شورش کاشمیریؒ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ حضرت

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ طاہر رزاق اور دیگر اہل قلم نے اسے قلمبند کیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مناظر اسلام کی حیثیت سے شہرت حاصل ہوئی تو انگریز حکومت کے اشارہ پر مسلمانوں میں انتشار اور تفرقہ پیدا کرنے کے لئے سیڑھی چڑھنا شروع کیا پہلے مجدد' پھر مہدی' پھر مسیح موعود' پھر ظلی اور بروزی نبی اور پھر ۱۹۰۱ء میں مستقل نبی کی حیثیت سے خود کو پیش کرنے لگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ابتدائی تحریروں کو دیکھ کر ہی علماءِ حق' علماءِ لدھیانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے تحریری مناظرہ کیا اور عقائد باطلہ کی روشنی میں اس کے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ بعدازاں اس فتویٰ کی تصدیق فقیہ ملت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور علماءِ حق' علماءِ دیوبند نے کی۔ اس تصدیق کی روشنی میں علماءِ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور مدرسہ شاہی مراد آباد اور دیگر بڑے بڑے مدارس نے کی۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی روحانی اولاد اور جانشین اس فتویٰ کے بعد میدان عمل میں اترے۔ امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اس فتنہ کو مستقبل کی حیثیت سے دیکھ رہے تھے اور اس سلسلے میں آپ کو امت مسلمہ کی گمراہی کا بہت زیادہ اندیشہ تھا فرماتے تھے:

"چھ ماہ مسلسل سوچ و بچار اور دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے انشراح صدر فرمایا اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے علماءِ حق کو منتخب فرما کر بشارت عطا فرمائی کہ انشاء اللہ العزیز مسلمان اس فتنہ کا بھرپور مقابلہ کریں گے اور قربانیوں کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کی حفاظت فرمائیں گے۔"

اس فتنہ کی سرکوبی اور جہاد کی تیاری کے لئے حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے تمام علماءِ کرام کا اجتماع بلایا اور نہایت دلسوزی کے ساتھ مسئلہ کی نزاکت اور فتنہ قادیانیت کے مضر اثرات اور جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سنت پیش فرما کر جہاد کے آغاز کا اعلان فرمایا اور ساتھ ہی یہ بشارت بھی عطا فرمائی کہ:

"جو بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جہاد کرے گا' اسے قیامت کے دن خاتم الانبیاء' آقائے نامدار رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔"

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو جہاد ختم نبوت کے لئے امیر منتخب کیا اور امیر شریعت کا حضرت کشمیریؒ نے استاذ اور شیخ ہونے کے باوجود خود بھی امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تمام علماءِ کرام کو حکم دیا کہ وہ امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کریں' یوں قافلہ امیر شریعت عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی سرکوبی کے لئے رواں دواں ہوگیا۔ بقول تحفہ قادیانیت کے مؤلف شہید ختم نبوت حضرت محمد یوسف لدھیانویؒ:

"جو فرد بھی قافلہ امیر شریعت میں شامل ہوا اس کو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نسبت حاصل ہوگئی جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاصل تھی۔"

بقول قائد اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ:

"جو شخص قائد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے قافلے میں شامل ہوکر عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام کرے گا اور قادیانیت کی سرکوبی کے لئے دن رات کوشاں ہوگا اس کو خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصی نسبت اور تعلق حاصل ہوگا۔"

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پر اس وقت حضرت کشمیریؒ نے کیا نظر تصرف و توجہ فرمائی تھی اور علماءِ ربانیین کے بیعت میں کیا خاص تصرف تھا کہ بیعت لیتے ہی آپ کی زندگی بدل گئی۔ اب آپ کا سونا' جاگنا' چلنا' پھرنا' بولنا اور خاموش رہنا غرض زندگی کا ایک ایک لمحہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے لئے وقف ہوگیا' خطابت کی سحر انگیزی تو قدرت کی طرف سے آپ کے لئے عطیہ خاص تھی' حضرت کشمیریؒ نے اس کا رخ عقیدۂ ختم نبوت کی طرف ایسا پھیرا کہ سیاسی جلسہ ہو یا غیر سیاسی کوئی اجتماع ہو امیر شریعتؒ کی آواز اب عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف ہوگئی تھی۔ جب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے بیان کرتے تو فضا میں عجیب کیفیت پیدا ہوجاتی' ہر چیز ساکن محسوس ہوتی' ایسا معلوم ہوتا کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا دور واپس آگیا' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے حضرت کشمیریؒ اور علماءِ حق کے بارے میں کہا تھا:

"صحابہ کرامؓ کے قافلے کا ایک حصہ قافلے سے بچھڑ گیا تھا' حضرت انور شاہ کشمیریؒ اور علماءِ حق دیوبند کی شکل میں اس صدی میں نمودار ہوگیا۔"

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کشمیریؒ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ میں اسی قافلے کے سالار کی جھلک ملاحظہ کرلی تھی' اس لئے ان کو امیر شریعت کا خطاب دے کر نسبت صدیقی سے سرفراز فرمایا واقعی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین والے قافلے کے ایک فرد کی ہی صفات کے حامل تھے اور امیر شریعت کا خطاب ان کے لئے ہی زیبا تھا اور انہی پر بجتا تھا۔

حضرت امیر شریعتؒ جب مجلس انور سے اٹھے

تو پھر موت ہی نے ان کو سکون پہنچایا' خود فرماتے تھے:

''بخاری تیری نصف زندگی جیل میں اور نصف زندگی ریل میں گزر گئی' برصغیر کا ایک ایک گاؤں آج امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا مرہون منت ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کی آواز آپ نے مسلمانوں کے کانوں تک پہنچائی' ایک ارب بیس کروڑ مسلمان آج عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امیر شریعت کے احسان مند ہیں۔''

قادیان: مرکز قادیانیت' فوج کے حفاظتی اقدامات جھوٹے نبی کا گڑھ' انگریز حکومت مکمل سرپرست' امیر شریعت اعلان کرتے ہیں' سچی نبوت کا پیغام مرکز قادیان میں بلند ہوگا ایک ساتھی تیار کیا' دفتر قائم کیا۔ دفتر توڑ پھوڑ دیا آدمی کو وحشت و بربریت کا نشانہ بنایا گیا۔ امیر شریعتؒ نے فرمایا کوئی فکر کی بات نہیں' جلسہ کا اعلان ہوا کوئی مسلمان نہیں' جلسہ میں آنے والا کوئی نہیں' امیر شریعتؒ نے فرمایا: ''میں خود ہی سامع ہوں اور میں خود ہی مقرر''۔ ختم نبوت کی آواز جھوٹے نبی کے پیروکاروں کے کانوں میں ڈالیں گے' گم کردہ راہ لوگوں کو حق کی آواز سنائیں گے' طائف کی سنت تازہ ہوگی' دشمن مکمل طور پر تیار' انگریز آقا کلومت کی فوج' سیاسی گھڑسوار امیر شریعتؒ کو روندنے کے لئے تیار' اللہ کا شیر گرجتا ہوا قادیان پہنچتا ہے' امن وامان کی آڑ میں قادیان میں جلسے کی اجازت نہیں ملی امیر شریعتؒ قادیان کے باہر گاؤں کے مسلمانوں کو آواز دیتے ہیں:

''اے جاں نثاران ختم نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی آواز سنو! خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہے۔''

حضرت شاہ صاحب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے گاؤں کا گاؤں امنڈ آیا اور امیر شریعتؒ نے رات بھر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم اور عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے چودھویں صدی کے مسیلمہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل وفریب سے آگاہ کیا اور ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا اور کذاب ہے اور اس کے ماننے والے حضور ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی نہیں' بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ انگریزی قانون حرکت میں آتا ہے' امیر شریعتؒ کو گرفتار کرلیا' مقدمہ چلا امیر شریعت کی طرف سے حق ثابت ہوجانے کے باوجود سزا دی گئی' لیکن امیر شریعت اور قافلہ امیر شریعت کو یہ سزائیں اپنے مشن اور جہاد سے کہاں روک سکتی تھیں؟ جہاد جاری رہا' امیر شریعتؒ نے عقیدۂ ختم نبوت کی آواز ہر اس جگہ پہنچائی جہاں مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کی آواز پہنچانے کی کوشش کی' دن بھر سفر اور رات بھر تقریریں' مولانا محمد علی جالندھریؒ فرماتے ہیں:

''ایک گاؤں کے مسلمان آئے اور کہا کہ ہمارا پورا کا پورا گاؤں قادیانی ہے' ہماری ایک مسجد ہے جس کے چاروں طرف قادیانیوں کے گھر ہیں' ہم اس مسجد میں عقیدۂ ختم نبوت کی بات نہیں کرسکتے' ہم چاہتے ہیں کہ آپ تشریف لائیں اور اس سلسلہ میں ان لوگوں کو آگاہ کریں۔''

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ تشریف لے جاتے ہیں جلسہ کا اعلان ہوجاتا ہے تقریر شروع ہونے لگی تو علاقہ کا ایس ایچ او مولانا کی خدمت میں آتا ہے اور عرض کرتا ہے مسجد کے چاروں طرف قادیانی جماعت کے مسلح غنڈے مورچہ بند ہوکر بیٹھے ہیں کہ جہاں مولوی تقریر کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کچھ بات کرے گا' حملہ کرکے اس کو وہیں ختم کردیں گے۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ نے کہا:

''تم علاقہ میں امن وامان کے ذمہ دار ہو' تم مسلمانوں کی حفاظت کرو' میں غیر آئینی بات کروں تو اس کا ازالہ کرو اس نے معذرت کرتے ہوئے کہا میرے پاس نفری بہت کم ہے اور پورا گاؤں اور علاقہ قادیانیوں کا ہے۔ میں اپنی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔ امیر شریعتؒ کے رفیق خاص نے ایک لمحہ کے لئے اپنے رب سے مشورہ فرمایا اور تھانیدار سے کہا: ٹھیک ہے تم نے اپنا فرض ادا کردیا میں اپنی ذمہ داری پر تقریر کروں گا اور پھر فرمایا: میں یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں بیان کرنے آیا ہوں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہے' میں ہمیشہ گھر سے وصیت کرکے چلتا ہوں' میری خوش قسمتی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مسئلہ کو بیان فرماتے ہوئے شہادت عطا فرمائے' میں نے مسئلہ بیان کرنا ہے جو چاہے محمد علی کو ختم کردے۔ موت ہمارا مقصد ہے۔''

کئی گھنٹے تقریر فرمائی اللہ تعالیٰ نے قادیانیوں کے دل میں خوف ڈال دیا اور مسلمانوں کو سرخرو کیا' ایک طرف انگریز سرکار قافلہ امیر شریعت کا راستہ روکے کھڑی تھی دوسری طرف قادیانیت انگریزوں کی سرپرستی میں مصروف عمل' لیکن قافلہ امیر شریعت دونوں محاذوں پر قربانیاں دیتا ہوا منزل کی طرف رواں دواں۔ اگست ۱۹۴۷ء اللہ تعالیٰ نے امیر

شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ علامہ سید سلیمان ندویؒ حضرت مولانا حفظ الرحمٰنؒ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ اور اکابر دارالعلوم دیوبند کو ایک محاذ پر کامیابی عطا فرمائی اور برصغیر سے انگریزوں کا بوریہ بستر گول ہوا۔ برصغیر کے لوگوں کو انگریز کی سیاسی غلامی سے نجات ملی۔ سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا شروع کیا ہوا جہاد کامیابی سے ہمکنار ہوا' حضرت شاہ ولی اللہ' حضرت شاہ عبدالعزیز' حضرت سید احمد شہید' حضرت اسمٰعیل شہید رحمہم اللہ تعالیٰ کی تحریک آزادی ثمر بار ہوئی' ہندوستان غلامی سے آزاد ہوا' پاکستان کی شکل میں مسلمانوں کو خطہ عطا ہوا' حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ حضرت ظفر احمد عثمانیؒ فرزندان دارالعلوم دیوبند نے جھنڈا لہرا کر ثابت کردیا کہ قیامت تک پاکستان کی تحریک کی کامیابی دارالعلوم دیوبند کی مرہون منت ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے تحفظ کی ذمہ داری شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ حضرت مفتی کفایت اللہ دہلویؒ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنے کندھوں پر اٹھائی اور یوں آج مسلمانان ہندوستان سربلندی اور غیرت کی زندگی گزارتے نظر آتے ہیں۔ انگریز جاتے جاتے اپنی ذریت مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو پاکستان پر مسلط کر گیا اور ظفر اللہ قادیانی کی شکل میں پاکستان کو وزیر خارجہ ملا اور بڑی بڑی اسامیوں پر قادیانیوں کو فائز کرادیا گیا۔ ظفر اللہ قادیانی نے پاکستان کی وزارت خارجہ کو قادیانی جماعت کا مرکز بنادیا اور ہر قادیانی افسر قادیانیت کا مبلغ بن گیا' تمام سفارت خانے اور فوجی چھاؤنیاں قادیانیت کا مرکز بن کر قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہوگئیں اور مرزا بشیر الدین محمود پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا خواب دیکھنے لگا' ۱۹۵۲ء میں اعلان کیا کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ پائے کہ پاکستان قادیانی ریاست بن جائے تاکہ ہمارے جھوٹے نبی کی پیشگوئی پوری ہو اور قادیانیت کی سربلندی اور فتح حاصل ہو۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنے بچے کچے ساتھیوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ:

"تحریک آزادی میں کامیابی اور انگریز کی غلامی سے نجات کے بعد اب میرا ایک ہی مشن رہ گیا ہے قادیانیت کی سرکوبی۔"

کیونکہ میرے شیخ و مربی محدث العصر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ نے میرے ذمہ یہ فریضہ لگایا تھا' اب پاکستان میں صرف اس ایک محاذ کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتا ہوں' جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا میں کوئی کام کرنے سے معذور ہوں اب پاکستان میں مرزائیوں نے پر پرزے نکالنا شروع کئے ہیں اور مرزا بشیر الدین نے قادیانی اسٹیٹ بنانے کے خواب دیکھنے شروع کردیئے ہیں اور میں میدان عمل میں اس کو ناکام بنانے کے لئے اترنا چاہتا ہوں۔ اب تک مقابلے میں انگریز تھا' اب مسلمان ہیں' اس لئے طریقہ جہاد تبدیل کرنا ہوگا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ حضرت مولانا محمد حیاتؒ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہم اللہ تعالیٰ اور قافلہ امیر شریعت کے جاں نثاروں نے امیر شریعت کے اس فیصلے کو سراہتے ہوئے آپ کی آواز پر لبیک کہا اور یوں قافلہ امیر شریعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے اپنے مشن پر رواں دواں ہوگیا۔ دسمبر ۱۹۵۲ء کی آخری رات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے چنیوٹ ختم نبوت کانفرنس میں اعلان کیا:

"مرزا بشیر الدین محمود تیرے
جھوٹے باپ کی طرح تیری جھوٹی خواہش'
جھوٹا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا' پاکستان
ختم نبوت کے پروانوں کا ہے اور جاں
نثاران ختم نبوت کا رہے گا' اس ملک میں
عقیدۂ ختم نبوت کا بول بالا ہوگا' جھوٹی
نبوت کا قبرستان پاکستان بنے گا۔"

اور پھر تاریخ نے قربانیوں کی ایک نئی داستان رقم کی۔ عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی دیوانہ وار اپنے آقا کی عظمت کے لئے قربان ہوتے رہے۔ لاہور شہر کے مسلمانوں نے نئی تاریخ رقم کی' ایک دن میں دس ہزار نوجوانوں نے خوشی خوشی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کرکے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے خوابوں کو چکنا چور کردیا' پورے پاکستان میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سمیت ایک لاکھ سے زائد علماء کرام اور جاں نثاران ختم نبوت گرفتار کرکے پس دیوار زنداں کردیئے گئے' ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت کو سزائیں سنائیں گئیں' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے ساتھیوں نے جیل میں چکیاں پیسیں' قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ کراچی سمیت پاکستان کے کسی حصے میں تقریر نہ کرسکے' تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں اگرچہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا جاسکا لیکن سر ظفر اللہ اور قادیانی گروہ اپنے مکروہ عزائم میں ناکام ہوا' پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔ سر ظفر اللہ بوریا بستر لپیٹ کر عالمی عدالت کی طرف کوچ کرگیا' پاکستان کا ایک ایک شہری قادیانیت کے مکروہ

عزائم سے آگاہ ہوا تحریک ۱۹۵۳ء میں خون شہیدان نے جو شمع قوم کے دلوں میں روشن کی اس کی روشنی آہستہ آہستہ چاروں طرف پھیلنی شروع ہوئی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اپنے فریضہ کی ادائیگی کرتے ہوئے ۱۹۶۱ء میں رب کائنات کے دربار میں سرخرو ہو کر پہنچ گئے تو جانشینی کی سعادت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے حصے میں آئی۔ قافلہ امیر شریعتؒ تن من کی بازی لگاتے ہوئے قادیانیوں کو جسد ملت اسلامیہ سے خارج کرنے کے لئے کوشاں رہا۔ دست قضا نے قاضی صاحبؒ کو اس کی مہلت نہیں دی بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے کامیاب و کامران محبوب حقیقی کی طرف روانہ ہوگئے۔ اب امیر شریعتؒ کے قافلہ ختم نبوت کی ذمہ داری کا عظیم الشان بوجھ مولانا محمد علی جالندھریؒ کے کاندھوں پر آپڑا جن کی زندگی ہی ختم نبوت کے کام سے متعارف تھی۔ قافلہ ختم نبوت حکومت کی امداد و تعاون کے بغیر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے گاؤں گاؤں، محلے محلے، شہر شہر مسلمانان پاکستان کے ایمان کی حفاظت اور قادیانیت کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے چلتا رہا اور قادیانیت کی ارتدادی کوششوں کے سامنے بند باندھتا رہا۔ قدرت کی طرف سے ابھی امتحان کا سلسلہ باقی تھا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار نہیں پائے تھے کہ مولانا محمد علی جالندھریؒ بھی اپنے ساتھیوں کے پاس ابدی راحت و سکون کی جگہ پہنچ گئے تو اس کٹھن کام کی ذمہ داری کے لئے مولانا لال حسین اخترؒ کا نام تجویز ہوا کیونکہ قافلے نے تو امیر کے ساتھ چلنا ہی ہے لیکن مولانا لال حسین اختر بھی ساتھیوں کی جدائی زیادہ دیر برداشت نہ کرسکے اور کچھ ہی عرصہ میں ساتھیوں سے جاملے۔ اب عارضی طور پر مولانا محمد حیاتؒ نے قافلہ امیر شریعت کو سنبھالا لیکن اس ذمہ داری سے عذر و معذرت کرتے رہے تا آنکہ قدرت کی طرف سے حضرت انور شاہ کشمیریؒ کی دعاؤں اور حضرت امیر شریعتؒ اور سالاران و جاں نثاران ختم نبوت کی قربانیوں کے اظہار قبولیت کا وقت آگیا تو قافلہ امیر شریعت نے تمام جاں نثاروں کی طرف سے جانشین انور محدث العصر حضرت العلامہ سید محمد یوسف بنوریؒ پر سالار قافلہ امیر شریعتؒ بننے کا شدید اصرار ہوا۔ ساتھی اصرار کیوں نہ کرتے ان کی آنکھوں کے سامنے حضرت امیر شریعتؒ کا یہ واقعہ بار بار آجاتا جو حضرت بنوریؒ نے اپنی زبان سے اس انداز میں مزے لے لے کر سنایا کرتے تھے اور بعض دفعہ وجد میں آجاتے۔ کیونکہ آپ کو حضرت کشمیریؒ سے عشق اور حضرت امیر شریعتؒ سے محبت زیادہ تھی فرماتے تھے:

"ایک مرتبہ میں حضرت امیر شریعتؒ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ فالج کی وجہ سے معذوری کی حالت میں تھے اور کافی بیمار تھے میں نے اطلاع کی حضرت امیر شریعتؒ تشریف لائے۔ میں نے مصافحہ اور معانقہ کیا اور کہا یوسف بنوری۔ حضرت امیر شریعت نے فرمایا: نہیں۔ میں نے خیال کیا کہ بیماری کی وجہ سے پہچان نہیں سکے یا سن نہیں سکے تو دوسری مرتبہ بلند آواز سے کہا۔ اس پر بھی آپ نے جواب میں فرمایا نہیں۔ میں نے تیسری مرتبہ ذرا زور سے کہا تو حضرت امیر شریعتؒ نے میرا چہرہ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا یوسف بنوری نہیں۔ حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیرؒ انور شاہ کشمیریؒ۔"

گویا حضرت شاہ صاحب نے اپنی وفات سے پہلے پیشگوئی فرمادی تھی کہ انور شاہ کشمیریؒ کا مشن ان کے جانشین کے دور میں ہی مکمل فتح و کامرانی سے سرفراز ہوگا۔ جانشین حضرت کشمیریؒ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو اپنے مزاج اور طریقے کے خلاف جاں نثاران ختم نبوت کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے اور ۱۵/ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ بمطابق ۹/ اپریل ۱۹۷۴ء کو عاشق رسول شیخ الحدیث والتفسیر پیکر تواضع جرأت رندانہ کے امین مرشد العلماء حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ اپنے شیخ محدث العصر آیت من آیات اللہ حضرت اقدس سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے مشن کے امین بن کر قافلہ امیر شریعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پانچویں سالار و امیر بننے کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت حضرت اقدس مرشدی مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی زبان مبارک سے بار بار سنی کہ حضرت کشمیریؒ کے حکم سے جب علماء کرام نے امیر شریعت کے دست مبارک پر بیعت شروع کی تو میں (حضرت بنوری) نے پانچویں نمبر پر امیر شریعت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ قدرت نے پہلے سے ہی وقت مقرر کر دیا تھا۔ حضرت بنوری سالار قافلہ امیر شریعت کی حیثیت سے بھی پانچویں نمبر پر تھے۔ حضرت اقدس مولانا بنوریؒ نے قیادت سنبھالتے ہی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو منظم اور تیز کر دیا اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام پاکستان سے باہر بھی پھیل گیا۔ ادھر مرزائی بھی زیادہ سرگرم ہوگئے۔ ایک طرف تو ذوالفقار علی بھٹو کی بے دین حکومت کی وجہ سے ان کے حوصلے بڑھ گئے دوسری طرف انہوں نے انتخابات میں پی پی پی کی حمایت کی تھی۔ تیسری طرف فضائیہ کا سربراہ اور فوج کے ۱۸ سے زیادہ جرنیل قادیانی تھے ۱۹۷۳ء میں قادیانیوں کے سالانہ جلسے کے موقع پر فضائیہ کے طیاروں نے مرزا ناصر کو سلامی دی۔ گویا اب مقابلہ کانٹے کا ہوگیا تھا۔ دونوں گروہ فیصلہ کن مرحلے کی تیاری میں تھے ۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو وہ سانحہ پیش آگیا جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے

کے لئے جانشین انور شاہ مولانا بنوریؒ قافلہ امیر شریعت کو لے کر میدان عمل میں اتر پڑے۔ نشتر کالج اسٹوڈنٹس یونین کے صدر ارباب عالم کے مطابق ۲۲/ مئی ۱۹۷۴ء کو کالج کے ایک سو طلبا نے سوات کا تفریحی پروگرام بنایا اور چناب ایکسپریس کے ذریعے روانہ ہوئے' ربوہ (موجودہ چناب نگر) ریلوے اسٹیشن پر بعض قادیانیوں نے طلبا کو تبلیغ شروع کر دی' جس پر طلبا اور قادیانیوں میں تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا' طلبا نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے اور ریل روانہ ہو گئی' ان طلبا کی ۲۹/ مئی کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ واپسی تھی' قادیانیوں نے مرزا ناصر کے حکم پر (جیسا کہ اس نے ۲۳/ مئی کے خطبہ میں اشارہ کیا تھا) کہ مرزا طاہر نے غنڈہ فورس (الفرقان فورس) کے ایک ہزار سے زائد مسلح افراد کی معیت میں ۲۹/ مئی کو ربوہ اسٹیشن پر ان طلبا پر حملہ کر کے ان کو بربریت اور درندگی کا نشانہ بنایا گاڑی آدھا گھنٹہ سے زائد کھڑی رہی' جب قادیانی غنڈے طلبا کو نعرہ ختم نبوت زندہ باد کے قصور میں ادھ موا کر چکے تو ختم نبوت مردہ باد اور مرزا غلام احمد قادیانی کی "جے" کے نعرے لگاتے خوشیاں مناتے اپنے سربراہ مرزا ناصر کے پاس پہنچ گئے اور جشن منانے لگے' ریل فیصل آباد کی طرف روانہ ہوئی تو طلبا زخموں سے چور کراہ رہے تھے۔

آگے کی تفصیل مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود یوں بیان کرتے ہیں:

"میں گھر میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ ایک شخص ہانپتا کانپتا میرے گھر کے دروازے پر آیا اور آواز دی' میں بنیان میں ہی دروازے پر آیا تو مجھے دیکھتے ہی وہ بے اختیار رونے لگا اور روتے روتے ربوہ اسٹیشن کا واقعہ سنایا' واقعہ سنتے ہی میں ساکت ہو گیا' اسٹیشن سے معلوم کیا کہ ٹرین کب پہنچ رہی ہے؟ تو پتہ چلا کہ کچھ دیر میں پہنچنے والی ہے۔ میں نے تبلیغی جماعت کے امیر مفتی زین العابدین' حکیم عبدالرحیم اشرف اور دیگر علماء کرام اور سرکاری حکام کو اطلاع دی اور فوراً اسٹیشن کی طرف دوڑ پڑا' جیسے ہی اسٹیشن پر گاڑی پہنچی تو ایک کہرام مچ گیا' پوری ریل والے سراپا احتجاج بنے ہوئے تھے' فیصل آباد کے لوگ بھی پہنچ گئے' ہزاروں افراد اشتعال کی وجہ سے توڑ پھوڑ پر آمادہ تھے' بڑی مشکل سے ان کو صبر کی تلقین کی اور زخمی طلبا کی ابتدائی مرہم پٹی کی' ان کو ایئر کنڈیشن بوگیوں میں منتقل کر کے ملتان کی طرف روانہ کیا اور ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ اس واقعہ پر احتجاج کرتے ہوئے مجرمین کو عبرتناک سزا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا' دوسری طرف امیر مرکزیہ حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔

حضرت بنوریؒ اس وقت بیماری کی وجہ سے سوات میں ڈاکٹروں کے مشورے سے مقیم تھے اطلاع ملتے ہی اپنی بیماری بھول گئے اور راولپنڈی فوری طور پر پہنچ گئے' مفکر اسلام مولانا مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا غلام اللہ خان' قاری سعید الرحمن وغیرہ جمع ہوئے اور واقعہ پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ تحریک ختم نبوت کا آغاز کر دیا جائے' اور اس سلسلے میں تمام سیاسی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کی جائے' چنانچہ مشورے سے تمام جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کی گئی اور حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری کو امیر اور محمود احمد رضوی کو جنرل سیکرٹری بنایا گیا۔ ۲۹/ مئی سے تحریک کا آغاز ہوا' ہر مرحلے پر حکومت نے تحریک کو سختی سے دبانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن جاں نثاران ختم نبوت اتنے ہی حوصلے سے آگے بڑھتے گئے آخرکار ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دے کر اس مسئلہ پر بحث کرنے کا فیصلہ کیا' کمیٹی نے تقریباً ایک ماہ تک مسلسل کارروائی کی جس میں مرزا ناصر پر گیارہ دن اور لاہوری گروپ پر دو روز جرح کی گئی۔ جناب یحییٰ بختیار نے دو دن بحث کو سمیٹا اور آخرکار ۷/ ستمبر کو متفقہ طور پر وہ تاریخی فیصلہ کیا گیا جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پوری قوم نے اطمینان کا سانس لیا' جاں نثاران ختم نبوت اور حضرت بنوری کو سرخروئی حاصل ہوئی۔ بقول مفکر اسلام مولانا مفتی محمود تحریک ختم نبوت کی کامیابی کا سہرا جاں نثاران ختم نبوت کے سر پر سجے گا کیونکہ ان کی قربانیوں نے یہ مسئلہ حل کیا' جانشین کشمیری عاشق رسول حضرت مولانا بنوریؒ پر ان دنوں عجیب کیفیت طاری تھی' مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ اسلام آباد کے سفر کے لئے تشریف لے جانے لگے تو مجھے خلوت میں لے جا کر فرمایا:

"مفتی صاحب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسئلہ میں سرخروئی فرمائے' پوری قوم کی ذمہ داری کندھوں پر ہے ہمیشہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں کوئی مظلوم نہ مر جائے' ہم چاہتے ہیں کہ مظلوم رہیں کیونکہ مظلوم کے ساتھ اللہ کی رحمت ہوتی ہے' میں رات کو اٹھ اٹھ کر رب سے دعا کرتا ہوں کہ وہ خصوصی مدد فرمائیں۔"

قائد اہلسنت مفتی احمد الرحمن صاحبؒ نے بتایا کہ حضرت بنوری بار بار فرماتے بڑی سخت آزمائش میں ہیں کہیں ریاکاری اور دکھاوے کی نیت نہ ہو جائے' نفس کی آمیزش شامل نہ ہو جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا کام ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف

لدھیانویؒ فرماتے ہیں:

''حضرت بنوریؒ نے تحریک کے دوران وزیر اعظم سے ملاقات میں واشگاف فرمایا: اگر آپ حق تعالیٰ پر توکل و اعتماد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ کریں تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کا بال بیکا نہیں کرسکتی اور اس راستہ میں موت سعادت ہے۔''

(شخصیات تحریک ختم نبوت کے قافلے کے سالار ص۸۵)

بہر حال حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاص اور رب کائنات سے خصوصی تعلق اور جاں نثاران ختم نبوت کی قربانیوں کا ثمرہ ذوالفقار علی بھٹو جیسے شخص کے دور حکومت میں جس کو پاکستان کی تاریخ میں دینی حوالے سے بدترین دور کہا جاتا ہے عطا فرمایا اور بقول ذوالفقار علی بھٹو: ''میں نے ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ حل کیا''۔

۷ ستمبر کو آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانی غیر مسلم اقلیت تو قرار دے دیئے گئے مگر اس پر قانون سازی نہ ہوسکی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے حضرت اقدس مولانا بنوریؒ کے حکم پر اس سلسلے میں کام کو منظم کرنا شروع کیا اس دوران حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے کامیاب و کامران ہو کر تشریف لے گئے' آپ کے بعد قافلہ امیر شریعت کی سربراہی آپ کے نائب اور شاگرد خاص شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم العالیہ کے حصے میں آئی' آپ نے اپنے جانشین کے طور پر جانشین مولانا بنوریؒ حضرت مفتی احمد الرحمنؒ خلف ارشد حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوری نور اللہ مرقدہ کو مقرر کیا کیونکہ حضرت نے وفات سے بہت عرصہ قبل ہی وصیت فرمادی تھی:

''مفتی احمد الرحمن حیاً و میتاً میرے نائب اور جانشین ہیں۔''

مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن' حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ العالی جیسے مخلص اکابر شریک سفر تھے تو جاں نثاران ختم نبوت کے رضا کار جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں کی شکل میں لاکھوں کی تعداد میں موجود تھے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنے اکابر کے طرز پر اخلاص وللہیت کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھایا اور جنرل ضیاء الحق مرحوم کی فوجی حکومت پر دباؤ ڈالا کہ وہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے متعلق غیر مسلم اقلیت ہونے والی ترمیم کے مطابق قانون سازی کرے کیونکہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں جیسی عبادت گاہیں قائم کر رہے ہیں' کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات استعمال کر رہے ہیں' اپنے جھوٹے نبی کے لئے پیغمبر و رسول کے الفاظ استعمال کرتے ہیں' جھوٹے نبی کے جھوٹے جانشینوں کے لئے خلیفۃ المسلمین اور عورتوں کے لئے امہات المومنین وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں' جب ضیاء الحق حکومت نے پس و پیش کی حد کردی تو قافلہ امیر شریعت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے جاں نثاران ختم نبوت کو اسلام آباد کی جامع مسجد میں طلب کرلیا اور اعلان کیا کہ جاں نثاران ختم نبوت کا جلوس مجلس شوریٰ کا گھیراؤ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم اور آپ کے رفقاء کو کامیابی عطا فرمائی اور ۱۹۸۴ء میں ضیاء الحق حکومت نے اس وقت کے وزیر اطلاعات وکیل ختم نبوت راجہ ظفر الحق کا تیار کردہ ''امتناع قادیانیت آرڈیننس'' جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کا خود کو مسلمان کہنا' مسلمان کہلوانا' شعائر اسلام استعمال کرنا اور مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنا جرم قرار پایا۔ اس طرح ۷ ستمبر کی آئینی ترمیم کی ایک حد تک تکمیل ہوئی اور عاشق رسول استاد محترم مولانا بنوریؒ کے کامیاب مشن کو ان کے دو شاگردوں مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور مفتی احمد الرحمنؒ نے پایہ تکمیل تک پہنچایا' اس طرح قانونی دائرے میں قادیانی گروہ اپنے انجام کو پہنچ گیا اور خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت کو امت مسلمہ نے اچھے انداز میں زندہ کیا۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس کے اجراء کے بعد مرزا طاہر نے ربوہ سے فرار ہوکر انگلینڈ کے شہر لندن کے نواح میں پناہ لی اور پاکستان اس کی نحوست سے پاک ہوا' لیکن اب مسلمانان یورپ کے لئے خطرہ تھا' اس لئے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم نے امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمن اور شیخ طریقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو حکم دیا کہ وہ یورپ جاکر اس کا تعاقب کریں اور اس کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے اقدامات کریں' ان حضرات نے جمعیت علماء برطانیہ' دارالعلوم بری اور دیگر علماء کرام کے تعاون سے لندن میں ختم نبوت سینٹر قائم کیا اور الحمدللہ یورپ میں قادیانیوں کا تعاقب شروع ہوا۔ تاشقند' سمرقند' اور وسطی ایشیا کی ریاستوں میں بھی قادیانیت کا راستہ روکا گیا اور اب جرمنی' بیلجیئم اور امریکی ریاستوں میں ان کا تعاقب جاری ہے۔

اس طرح قافلہ امیر شریعت' حضرت کشمیریؒ کے مشن کو خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق کی سنت کے مطابق جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی تک کام جاری رکھے گا تاکہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب قادیانی متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پاچکے ہیں اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت ان کی تبلیغی سرگرمیوں کو روکا جاسکتا ہے تو اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کیا کام ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں سے اور حکومت سے کیا چاہتی ہے؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ابتداء سے ایک ہی کام ہے کہ امت مسلمہ کو جھوٹے نبی کے جال میں پھنسنے سے بچایا جائے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے نکل کر کسی گمراہ کے ہتھے نہ چڑھ جائیں اس لئے سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوت دی گئی کہ وہ غلط عقائد سے توبہ کرکے اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے وابستہ کرلے اور جب وہ باز نہ آیا تو اس کے دائرہ اسلام سے فارغ ہونے کا فتویٰ جاری کیا' چنانچہ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سب سے پہلا کام قادیانی ذریت کو دعوت اسلام دینا ہے' تحریروں' مباہلوں اور مناظروں کا مقصد شخصیات چمکانا نہیں اور نہ ہی اپنے کام کی بلندی کا اظہار ہے بلکہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار اور امت مسلمہ کو اس عقیدہ پر قائم رکھنا ہے' اس لئے وہ ہر کانفرنس میں قادیانیوں اور اس کے سربراہ مرزا طاہر کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لے کر جہنم سے بچ جائے' اور اگر ہٹ دھرمی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ نے جو عذاب مسیلمہ کذاب کے لئے مقرر کیا تھا اس کو بھگتنے کے لئے تیار ہوجائے اور اگر وہ دعوت اسلام قبول نہیں کرتے تو اندرون و بیرون پاکستان غیر مسلم اقلیت کی طرح رہیں اور اپنے آپ کو عیسائی' یہودی' سکھ' پارسی' ہندو اور بدھ مت والوں کی طرح الگ مذہب والا سمجھیں اقلیت کی حیثیت سے ہر مسلمان کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا لیکن قادیانیوں کا طرز عمل ملاحظہ کرلیں کہ وہ آئین پاکستان کے مطابق ہے یا نہیں؟

۱...... قادیانی اپنے آپ کو جھوٹے نبی پر ایمان لانے کے باوجود مسلمان سمجھتے ہیں' مسلمان کہتے ہیں اور مسلمان کہلواتے ہیں' جبکہ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان' جو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا نبی کہتے ہیں' وہ قادیانیوں کے نزدیک کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور کنجریوں کی اولاد ہیں۔ (ملاحظہ کیجئے ''قومی اسمبلی میں مرزا ناصر کا بیان'' کتاب ''تاریخی دستاویز قومی اسمبلی ۱۹۷۴ء میں کارروائی'' از: مولانا اللہ وسایا)

۲...... قادیانی اپنی عبادت گاہیں' مسلمانوں کی مسجد کی طرح بناکر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں' کلمہ طیبہ کا بیج سینے اور عمارتوں پر لگاتے ہیں اور اس کلمہ سے مراد نعوذ باللہ اپنے جھوٹے نبی کو لیتے ہیں' جو آئین پاکستان اور قرآنی احکام کی سراسر خلاف ورزی ہے۔

۳...... قادیانی اپنے لئے اسلامی شعائر استعمال کرتے ہیں' مسلمانوں کی طرح اذان دیتے ہیں' قرآنی آیات معنوی تحریف کے ساتھ استعمال کرتے ہیں جبکہ آئین پاکستان اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کے مطابق یہ سراسر غیر قانونی عمل ہے۔

۴...... قادیانی گروہ ڈش انٹینا' انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع سے قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے جبکہ کھلے عام تبلیغ آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

۵...... قادیانی جماعت مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے اختیار کرتی ہے اور ان علاقوں میں جہاں مسلمان کم تعداد میں ہیں ان پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔

۶...... قادیانی مغربی ممالک میں اسلام' پاکستان اور علماء کرام کے خلاف جھوٹا زہریلا پروپیگنڈہ کرکے سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں' اس طرح وہ پاکستان کو بدنام کرکے غداری کے مرتکب ہوتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ حکومت پاکستان سے صرف اتنا ہے کہ قادیانیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ غیر مسلم اقلیت کی طرح رہیں' اپنے آپ کو مسلمان نہ کہیں اور نہ کہلوائیں' شعائر اسلام کا استعمال ترک کردیں' کھلم کھلا قادیانیت کی تبلیغ نہ کریں' مساجد کی طرح عبادت گاہیں قائم نہیں کریں اور اگر ایسا ہو تو آئین پاکستان کے تحت ان کے خلاف کارروائی کی جائے تاکہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا نہ ہو۔

مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں' سادہ لوحی میں قادیانیوں کے جال میں نہ پھنسیں' نوکریوں کے لالچ' ویزوں کی ترغیب' کمپیوٹر سینٹر' کوچنگ سینٹر' کھیلوں کے کلب اور ڈش انٹینا کے ذریعے جو قادیانیت کی تبلیغ کی جارہی ہے' اس پر نگاہ رکھیں اور ان جھانسوں میں آکر اپنا ایمان ضائع نہ کریں۔ قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مطلع کریں تاکہ آئینی طریقے سے اس کا سدباب کیا جائے' مغربی ممالک' انگلینڈ اور امریکی حکومت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ ہے کہ جیسے عالم اسلام نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیا ہے تو مغرب اور امریکہ اور دیگر غیر مسلم اقوام قادیانیوں کے ساتھ غیر مسلم اور الگ مذہب والا معاملہ کریں۔ مسلمانوں کی صف میں ان کو شامل کرکے مسلمانوں کے حقوق ان کو نہ دیں اور ان کے جھوٹے پروپیگنڈوں سے متاثر نہ ہوں بلکہ حقائق کی تحقیق کریں' ہمارا دعویٰ ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو ہر غیر مسلم اقلیت سے زیادہ حقوق حاصل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حفاظت عقیدۂ ختم نبوت کے لئے پرامن مشن ان شاء اللہ العزیز جاری رکھے گی۔

محمد طاہر رزاق

شیزان کا بائیکاٹ

دینی غیرت وحمیت کا تقاضا

شیزان قادیانیوں کی بدنام زمانہ مشروب ساز فیکٹری ہے۔ اقتصادی لحاظ سے یہ فتنہ قادیانیت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اسی کمپنی کے ''پیٹرول'' سے جھوٹی نبوت کی گاڑی چلتی ہے۔ الختصر شیزان کمپنی قادیانی نبوت کا اقتصادی یونٹ ہے جس طرح تاجدار ختم نبوت جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت کے لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ اپنی دولت بے دریغ خرچ کیا کرتے تھے آج مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی تشہیر کے لئے شیزان کمپنی اپنا سرمایہ بے دریغ خرچ کررہی ہے۔ گزشتہ برسوں میں شیزان کمپنی نے قادیانیت کی تبلیغ وتشہیر کا ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ پاکستان میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگنے پر یہ جلسہ ملعونہ لندن میں منعقد ہوا جس پر ایک زرکثیر خرچ ہوا جس کا نصف شیزان نے ادا کیا۔ ۱۹۸۸ء میں اپنی سالانہ آمدنی کا دسواں حصہ (ایک کروڑ ساڑھے اکاون ہزار روپے) ربوہ فنڈ میں جمع کرایا۔ شیزان ہی وہ دشمن اسلام کمپنی جو نبوت کاذبہ کے شائع ہونے والے دجنوں رسائل و جرائد کو اپنے اشتہارات دے کر انہیں مالی طور پر مضبوط رکھتی ہے۔ شیزان ہی وہ دشمن رسول کمپنی ہے جس نے عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف کام کرنے والے قادیانی طلبا کے وظائف مقرر کر رکھے ہیں دنیا میں مرزائی نبوت کا لٹریچر اور تحریف شدہ قرآن پھیلانے کے شیطانی منصوبے پر پوری قوت کے ساتھ عمل پیرا ہے۔ جب شیزان کمپنی کا مالک چوہدری شاہنواز جہنم رسید ہوا تو اس کی مرگ بے ایمان پر قادیانی نبوت کے ترجمان ''الفضل'' نے اپنے مرتد سپوت کی شخصیت پر جو تعریفی کلمات کے وہ ان بھولے بھالے مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے اور دماغوں کے دریچے وا کرنے کے لئے کافی ہیں جو کہتے ہیں کہ:

''شیزان فیکٹری قادیانیوں کی نہیں یا شیزان فیکٹری پہلے قادیانیوں کی تھی اور اب مسلمانوں نے خرید لی ہے۔''

قادیانی روزنامہ ''الفضل'' لکھتا ہے:

''احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چوہدری شاہنواز صاحب ۲۳/ مارچ ۱۹۹۰ء کی شب لاہور میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال فرماگئے۔ آپ کی عمر ۸۵ برس تھی۔ محترم چوہدری شاہنواز صاحب جماعت احمدیہ کے مخیر اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احباب میں سے تھے۔ آپ کو روسی زبان میں ترجمہ و طباعت قرآن کریم کا سارا خرچ ادا کرنے کی بھی توفیق ملی۔''

چنانچہ سیدنا حضرت جماعت احمدیہ (الرابع) اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے دوسرے روز ۲۷/ دسمبر کو خطاب فرماتے ہوئے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کا ذکر یوں فرمایا:

''روسی زبان میں ہم ابھی تک ترجمہ قرآن شائع نہیں کرسکے تھے اس کے اخراجات بھی بہت زیادہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے دل میں یہ تحریک ڈالی انہوں نے کہا کہ وہ روسی زبان میں ترجمہ و نظر ثانی کے سارے اخراجات ادا کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں مزید نیکی کی توفیق دی..... ایک نیکی دوسری نیکی کو جنم دیتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں روسی زبان میں قرآن کریم کی طباعت کے بھی سارے اخراجات ادا کروں گا۔'' (الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۸۴ء)

اسی طرح خطاب جلسہ سالانہ لندن ۱۹۸۷ء کے موقع پر بھی فرمایا:

''مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کو رشین قرآن کریم کا خرچ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔''

حضور نے مزید فرمایا:

''جاپانی زبان کے متعلق چوہدری

شاہنواز صاحب کے بچوں نے اپنے باپ کے علاوہ یہ پیشکش کی ہے اور اس سلسلے میں بہت سی رقم جمع بھی کروا چکے ہیں۔“

(ضمیمہ قادیانی ماہنامہ ”خالد“ اکتوبر ۱۹۹۱ء ص ۸ کالم ۲)

شیزان کمپنی کو مسلمانوں کی کمپنی کہنے والو! قادیانی جریدہ کے اس اعلان کو چشمان ہوش سے بار بار پڑھو:

”آپ پاکستان کے نمایاں صنعت کاروں میں سے آپ نے نہایت کامیاب تجارتی ادارے قائم کئے ان میں شاہنواز لمیٹڈ، شیزان انٹرنیشنل، شاہ تاج شوگر ملز اور شاہنواز ٹیکسٹائل ملز شامل ہیں۔“

(الفضل ربوہ ۲۶ مارچ ۱۹۹۰ء)

اے مسلمان! قادیانیوں کا یہ ترجمہ قرآن کیا ہے؟ یہ جھوٹی نبوت کے سفاک لٹیروں کی تیروں، نیزوں، خنجروں، برچھیوں، بھالوں اور کلہاڑیوں سے مسلح ہو کر قرآن پر یلغار ہے، قرآنی مطالب و معانی کا قتل ہے، مفاہیم قرآن کا گلا گھونٹنا ہے، الفاظ قرآن کو ارتدادی لباس پہنانا ہے اور دجل و فریب کے سہارے قرآن سے قادیانی نبوت کا جواز اور ثبوت پیش کرنا ہے۔

اے سادہ لوح مسلمان! قادیانی ترجمہ قرآن کے اپنے باطل مشن پر کروڑوں روپے کیوں صرف کر رہے ہیں؟ پوری دنیا میں اس زہریلے ترجمے کو کیوں پھیلا رہے ہیں اور شیزان کمپنی اس فوج ابلیس کا ہراول دستہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ وہ اسی ارتدادی ترجمہ قرآن کی مدد سے ”عقیدہ ختم نبوت“ کو جھٹلاتے ہیں اور سلسلہ نبوت کو جاری ثابت کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی نبوت کا جواز نکالا جاتا ہے اور اسے مسند نبوت و رسالت پر بٹھایا جاتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دیا جاتا ہے اور مرزا قادیانی کو آنے والا مسیح موعود کہا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ مانا جاتا ہے اور دلیل یہ دی جاتی ہے کہ:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دین اسلام کی تبلیغ کے لئے دوبارہ اس دنیا میں مرزا قادیانی کی صورت میں تشریف لائے ہیں۔“ (نعوذ باللہ)

دین کی تکمیل مرزا قادیانی کی ذات پر کی جاتی ہے، قرآن کا اس کی ذات پر دوبارہ نازل ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔ قرآن کی وہ آیات جن میں اللہ رب العزت نے اپنے محبوب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے ان آیات مقدسہ کو مرزا قادیانی سے منسوب کیا جاتا ہے، اس کے مرتد ساتھیوں کو جماعت کو ”صحابہ رسول“ کے نام سے پکارا جاتا ہے، اس کی بے ایمان بیویوں کو ”امہات المومنین“ کا عظیم نام دیا جاتا ہے، اس کے گھر والوں کے ”اہل بیت“ کی مقدس اصطلاح استعمال کی جاتی ہے، اسی ترجمہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر رکیک حملے کئے جاتے ہیں، عقیدہ توحید کی بنیادوں کو منہدم کیا جاتا ہے، منصب نبوت و رسالت پر پھبتیاں کسی جاتی ہیں، انبیاء کرام کا مذاق اڑایا جاتا ہے، مریم مقدسہ پر بہتان لگائے جاتے ہیں اور شعائر اسلامی کو اس بری طرح روندا جاتا ہے کہ الامان والحفیظ۔

اے مسلمان! قادیانی اس قدر تندہی سے اس ارتدادی منصوبہ پر اس لئے عمل پیرا ہیں کیونکہ وہ قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کا ناطہ توڑ کر مرتد عصر مرزا قادیانی سے جوڑنا چاہتے ہیں، ملت بیضا کی عقیدتوں کے دھاروں کا رخ مکہ اور مدینہ کے روحانی مراکز سے موڑ کر سوئے مرکز نبوت افرنگ ”قادیان“ لے جانا چاہتے ہیں اور نبوت محمدی کا پرچم سرنگوں کر کے عالم کی فضاؤں میں قادیانی نبوت کا پرچم لہرانا چاہتے ہیں اور انسانیت کو اس پرچم تلے جمع کر کے مرزا قادیانی کے سر پر رہبر انسانیت کا تاج رکھنا چاہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

اے مسلمان! جب تو مصنوعات ”شیزان“ خریدتا ہے تو تیری جیب سے ایک خطیر رقم نکل کر مالکان شیزان کی تجوریوں میں جا پہنچتی ہے اور پھر نبوت کاذبہ کا یہ کاروباری ادارہ تیری رقم کا دسواں حصہ قادیانیوں کے مرکزی فنڈ میں پہنچا دیتا ہے اب اگر تیری رقم کسی قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر پر خرچ ہوئی تو اس بیت الشیطان کی تعمیر میں تو کتنا معاون و مددگار؟ تیری رقم سے کسی قادیانی مبلغ کو تنخواہ ملی اور اس نے کسی مسلمان کو قادیانیت کے دام میں پھنسا کر قادیانی بنا لیا تو اس کا ایمان لوٹنے میں تو کتنا ملوث؟ تیری رقم سے تحریف شدہ قرآن اور مسخ کردہ احادیث شائع ہوئیں تو اسلام کے خلاف اس گھناؤنی سازش میں تیرا کتنا حصہ؟ تیری رقم سے قادیانی اسلحہ خریدیں اور اس اسلحہ سے کسی مجاہد ختم نبوت کو شہید کر دیں تو اس قتل ناحق میں تو کہاں تک شامل؟ تیری رقم سے مرزا طاہر لعین مرغ، قورمہ، زردہ پلاؤ اور دیگر مقوی اشیاء کھا کر اپنے قلب و جگر اور دماغ و زبان کو تقویت دے اور پھر ان قوتوں سے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تیرے دین کے بارے میں بکواس کرے تو اس کی آواز میں تیری کتنی آواز؟

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! مصنوعات شیزان خریدنا جھوٹی نبوت کے فنڈ میں پیسہ جمع کروانا ہے، ختم نبوت کے لٹیروں کی کمر مضبوط کرنا

بے ناموس رسالت کے ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں خنجر دینا ہے' فرض کریں کہ آپ پانچ بھائی ہیں باپ نے آپ کو بڑی محبتوں اور چاہتوں سے پالا ہے' ایک شخص جو آپ کے اباجان سے بغض وعناد رکھتا ہے' لیکن اس کا اظہار نہیں کرتا آپ کے محلّہ میں ایک دکان کھول لیتا ہے آپ اس دکاندار سے گھر کے لئے سودا سلف خریدتے ہیں' آپ کے ایک سال سودا سلف خریدنے سے دکاندار کو جتنی آمدنی ہوتی ہے وہ اس سے ایک ریوالور خریدتا ہے اور آپ کے پیارے والد صاحب پر حملہ آور ہوتا ہے' حملہ کا صدمہ تو آپ کو ہوگا ہی لیکن جب آپ کو یہ پتہ چلے گا کہ ہمارے ہی پیسوں سے اس شقی القلب نے ریوالر خریدا اور ہمارے ہی پیسوں سے خریدی گئی گولیاں والد صاحب پر چلائی گئیں۔ اس صورت میں غم' غصہ' افسوس اور ندامت کی جو کیفیات آپ پر طاری ہوں گی الفاظ انہیں بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ آپ اس دکاندار سے جس طرح کا برتاؤ کریں گے اور قانون اور طاقت کے ذریعے جس شدت سے اس کا محاسبہ کریں گے یہ آپ کی غیرت اور باپ سے محبت کا اظہار ہوگا اور یقیناً محبت وغیرت کا یہ اظہار ایک روشن مثال ہوگی' لیکن اگر ہم لاکھوں مسلمان بھائی مصنوعات ''شیزان'' خریدیں اور لاکھوں روپے قادیانی فنڈ میں جمع کرائیں اور اس بھاری رقم کے توسط سے قادیانی خطرناک ہتھیاروں سے مسلح ہوکر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حملہ آور ہوں اور ہمیں پرواہ تک نہ ہو بلکہ بار بار شیزان خرید کر ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان قزاقوں کی جھولیاں سیم وزر سے بھرتے رہیں اور اس گناہ عظیم کا ارتکاب بار بار کرتے رہیں تو ہماری دینی غیرت واسلامی حمیت کا معیار کیا ہوا؟ ہائے جسمانی باپ کے مسئلہ پر اتنا غم' غصہ' افسوس اور ندامت اور روحانی باپ کی ذات اقدس پر خاموشی وبے اعتنائی! جس کے جوتوں کی خاک پر جسمانی باپ قربان' مسلمانوں کی بے حسی وبے حمیتی پر زمانہ یہی کہہ رہا ہے

خوف خدائے پاک دلوں سے نکل گیا
آنکھوں سے شرم سرور کون ومکاں گئی

اگر یہودیوں کی کوئی تنظیم پاکستان آئے اور پاکستان میں فروخت کرنے کے لئے بہت سی اشیاء ساتھ لائے اور ان کا منصوبہ یہ ہو کہ ان اشیاء کی فروخت سے جو رقم حاصل ہوگی اس سے حج کے موقع پر خانہ کعبہ میں بموں کے دھماکے کرائے جائیں گے اور خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے گی (نعوذ باللہ) اگر مسلمانوں کو اس خطرناک منصوبہ کا علم ہوجائے تو اشیاء تو کُجا' جہنم میں' اس شیطانی تنظیم کی ایسی درگت بنائیں گے کہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔ شیزان بھی ایک ایسی ہی تنظیم اور کمپنی ہے جو ایک ہی زبردست دھماکے سے اسلام کے پرخچے اڑا دینا چاہتی ہے' لیکن مسلمانوں کی سادہ لوحی دیکھئے کہ دھڑا دھڑ شیزان خرید رہے ہیں اور اس دشمن اسلام کمپنی کی جیبوں کو اپنے نوٹوں سے بھر رہے ہیں۔

''کوئی تو ناصح اٹھے میری قوم کو سمجھانے کے لئے''

جب کسی دکاندار سے شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کو کہا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ جناب بائیکاٹ ایک ظلم ہے کیونکہ شیزان فیکٹری میں سینکڑوں مسلمان بھی کام کرتے ہیں' اگر شیزان کا بائیکاٹ کردیا جائے تو بے چارے ملازمین بے روزگار ہوجائیں گے اور قادیانی اس ہتھیار کو کمال مہارت سے استعمال کرتے ہیں۔ شیزان کمپنی کی تمام کلیدی آسامیوں پر قادیانی قابض ہیں۔ مسلمان ملازمین تو معمولی تنخواہوں پر محنت مزدوری کرتے ہیں' ٹرکوں کے ڈرائیور کنڈیکٹر اور بوجھ اتارنے چڑھانے والے مزدور مسلمان ہی ہوتے ہیں' جب کسی علاقہ میں شیزان کے بائیکاٹ کی تحریک اٹھتی ہے اور مسلمان دکاندار دینی غیرت سے سرشار ہوکر شیزان کا بائیکاٹ کردیتے ہیں تو ان حالات میں مالکان شیزان مسلمان ملازمین والا ہتھیار استعمال کرتے ہیں اور ان ملازمین کو علاقہ کے دکانداروں کے پاس بھیج دیتے ہیں' جہاں جاکر یہ ملازمین منتیں سماجتیں کرتے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر انہیں کہتے ہیں' خدارا! ہمارے حال پر رحم کھاؤ' اگر تم نے مال لینا بند کردیا تو ہماری ملازمتیں ختم کردی جائیں گی' اور ہمارے بیوی بچے نان شبینہ کو ترسیں گے' بات شیزان کی نہیں' بات ہمارے مالی تحفظ کی ہے' بات بچوں کی دو وقت کی روٹی کی ہے' ہم تمہارے کلمہ گو مسلمان بھائی ہیں' ہمارے لئے مصنوعات شیزان رکھوا لو' کی دردبھری باتیں سن کر اکثر دکاندار ان پر ترس کھا جاتے ہیں اور دکانوں پر شیزان کا کاروبار پھر زور وشور سے شروع ہوجاتا ہے اور قادیانی اپنے اس خطرناک داؤ میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ عیار قادیانی مسلمان دکانداروں کا شکار کرنے کے لئے ان مسلمان ملازمین کو اسی طرح استعمال کرتے ہیں جس طرح ایک مچھیرا مچھلی کے گوشت کا ٹکڑا کانٹے پر لگا کر دوسری مچھلیوں کا شکار کرتا ہے۔

شیزان فیکٹری میں کام کرنے والے مسلمان!

اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے اس کے رزق کے خزانے بڑے وسیع مرتدوں کے ہاں تیری ملازمت باعث ندامت دنیا وآخرت ہے اور تیری غیرت کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے رحمن ورحیم خدا

پر بھروسہ کر..... شیزان کی ایمان سوز نوکری کو جوتے کی ٹھوکر مار..... یقیناً اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

اے شیزان پینے والے! شیزان پی پی کر اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دے..... مرتدین کا یہ موذی مشروب تجھے کسی موذی مرض میں مبتلا نہ کر دے..... اور زندگی کی ساری رعنائیاں تجھے داغ مفارقت نہ دے جائیں۔

اے شیزان بیچنے والے! شیزان بیچ کر اپنی غیرت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ بیچ' دشمنان رسول کا کاروباری ایجنٹ بن کر قادیانیت نہ پال' یہ کاروبار شنیع کرنے سے جو چند ٹکے تیرے گھر آئیں گے وہ اپنے ساتھ لاکھوں نحوستوں کے انبار بھی لائیں گے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے اس ذلیل کاروبار پر تھوک دے ورنہ تیری زندگی دوسروں کے لئے تماشۂ عبرت نہ بن جائے۔

ناموس دین حق کے نگہباں کو کیا ہوا
اے رب ذوالجلال مسلماں کو کیا ہوا

اے افراد ملت اسلامیہ! آج ہمارے معاشرے میں ڈاکٹر شوگر کے مریض کو میٹھی اشیاء استعمال کرنے سے روکے تو وہ فوراً رک جاتا ہے' اگر بلڈ پریشر کے مریض کو نمک استعمال کرنے سے منع کرے تو وہ فوراً منع ہو جاتا ہے' اگر کھانسی کے مریض کو کھٹی اشیاء سے باز رہنے کی تلقین کرے تو کھٹی اشیاء کا بائیکاٹ کیا جاتا ہے' اگر دل کے مریض کو سخت کام کاج سے روکے تو فوراً اس کی نصیحت پر کان دھرے جاتے ہیں' لیکن اگر منبر و محراب سے شیزان کے بائیکاٹ کی آوازیں گونجیں اور دینی رسائل و جرائد مسلمانوں کی غیرت کو جھنجھوڑتے ہوئے شیزان کے خلاف بائیکاٹ کی مہم چلائیں تو کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی' جان کی حفاظت کے لئے تو ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق سب کچھ چھوڑا جا سکتا ہے لیکن کیا ایمان کی حفاظت کے لئے شیزان نہیں چھوڑا جا سکتا؟

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اے مسلمان! اگر روٹی جلی ہوئی ہو تو تیری طبیعت پر گراں گزرتی ہے' اگر سالن بدذائقہ ہو تو تیرے گلے سے نیچے نہیں اترتا' اگر اشیائے خوردنی پر مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں تو تجھے گھن آتی ہے لیکن شیزان جیسا ارتدادی مشروب اپنے معدہ میں انڈیلتے ہوئے تجھے کوئی گھن نہیں آتی؟ اپنے دشمن کے گھر کی چیز تو تو نہیں کھاتا' لیکن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کے گھر کا مشروب غلاظت پیتا ہے' جو تیری توہین کرے اس کے لئے تو تیرے گھر کا دروازہ بند ہو جاتا ہے لیکن شیزان کے لئے تیرے گھر کے دروازے کھلے اور پینے کے لئے تیرا منہ بھی کھلا! تو کتنے شوق سے اپنے فریج اور باورچی خانہ میں شیزان کی شیطانی بوتلوں کو سجاتا ہے' جو تجھے ضرر پہنچائے وہ تیری دعوت میں نہیں آ سکتا لیکن دشمن اسلام "شیزان" کی تیری دعوتوں میں اجارہ داری! تیرے اسلاف نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وطن چھوڑ دیئے' ماں باپ چھوڑ دیئے' بیٹے چھوڑ دیئے' یارانے دوستانے چھوڑ دیئے اور ایک تو ہے کہ شیزان نہیں چھوڑ سکتا اور شاید حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ نے تیرے جیسوں کے لئے ہی کہا تھا:

"یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود"

اے آغوش دنیا میں مست مسلمان! موت ہر دم ہمارے تعاقب میں ہے' عنقریب یہ ہمیں اپنے پنجوں میں دبوچ لے گی اور ہماری رگ و جاں کاٹ ڈالے گی اور ہم اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے اس جہان فانی سے اس جہان باقی میں پہنچ جائیں گے۔ موت کا کسی وقت بھی حملہ آور ہونا اور ہمیں اچک لے جانا ذہن میں رکھو اور سوچو اگر ہم نے صبح شیزان کی بوتل پی اور دوپہر کو مر گئے یا دوپہر کو شیزان کی چٹنی کھائی اور شام کو جان کی بازی ہار گئے یا شام کو شیزان کا اچار کھایا اور رات کو لقمہ اجل بن گئے یا رات کو شیزان کی جیلی کھائی اور آدھی رات کو انتقال کر گئے ان صورتوں میں شیزان ہمارے پیٹ میں ہوگی اور ہم قبر کے پیٹ میں جانے کے لئے تیار! جب ہمیں قبر کے پیٹ میں اتارا جائے گا اور منکر نکیر ہم سے سوال و جواب کے لئے آئیں گے تو ہمارے منہ سے "شیزان" کی بدبو آ رہی ہوگی' قبر سے اٹھا کر جب میدان حشر میں لایا جائے گا' وہاں بھی ہمارا منہ یہ بدبو اگل رہا ہوگا' ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جب جام کوثر مانگنے جائیں گے تو وہاں بھی اس بدبو کے بار خجالت سے ہمارا سر نہیں اٹھے گا' جب ہمارے منہ سے دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم "شیزان" کی ارتدادی بدبو کے بھبھوکے اٹھ رہے ہوں گے تو پھر ہم کس منہ سے شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کا سوال کریں گے؟ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا اور موت کسی کو مہلت نہیں دیتی زندگی کی چند مستعار گھڑیوں کو مہلت جانیں خوب غور کریں سوچ کے مراقبہ میں بیٹھیں فکر کے اعتکاف میں بیٹھیں کیونکہ آمد عزرائیل کے بعد نہ سوچ سے کچھ حاصل ہوگا اور نہ فکر کا کچھ فائدہ

چونکتے قبروں کے خاک ہیں انہیں مت بھولو
جانے کب کونسی تصویر بجا دی جائے

☆☆.........☆☆

ترجمہ: محمد اسلم صدیق

عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

قسط نمبر ۱

چشم کشا انکشافات

''عیسائی مشنری دین اسلام کو سب ادیان سے پہلے اپنا نشانہ بناتے ہیں کیونکہ ان کی تاریخ انہیں بتاتی ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے' جس نے انہیں ہمیشہ شکست و ریخت سے دوچار کیا اور انہیں اپنا مغلوب بنایا' تاریخ شاہد ہے کہ صلیبی عیسائیوں نے اسلام کا سامنا کرنے اور مسلمانوں سے ٹکر لینے سے ہمیشہ گریز کیا' کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ مسلمان جب ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں گھوڑے کی لگام تھام کر گھوڑے کی پشت پر سوار ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس عزم سے نکلتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے شکست نہیں دے سکتی لیکن آج امت مسلمہ نے غفلت کی چادریں تان لیں' امت مسلمہ آج بیمار ہے' البتہ مری نہیں' اونگھ رہی ہے' ابھی سوئی نہیں' مسلمانوں کو شکست تو دی جا سکتی ہے لیکن انہیں صفحہ ہستی سے مٹایا نہیں جا سکتا۔''

جب ہم مسلمانوں کے خلاف دشمن کی فکری اور عسکری جنگ کے خطرات کا موازنہ کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ فکری جنگ کی تباہی اور ہولناکی اور اس کے اثرات زیادہ سخت واقع ہوئے ہیں۔ یعنی مسلمانوں کے خلاف فکری اور ثقافتی یلغار کی تباہی جنگوں اور گولہ بارود کی تباہی سے کہیں زیادہ خوفناک ہے۔ یہی وہ سب سے بڑا چیلنج ہے جو اس وقت عالم اسلام کو درپیش ہے۔ اب عیسائی قوتوں کی ساری جدوجہد کا رخ اس طرف ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر کے انہیں ان کے دین سے متنفر کر دیا جائے' انہیں ذہنی طور پر اس قدر مرعوب کر دیا جائے کہ وہ عیسائیت قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں' گویا آج عیسائیوں کا سب سے بڑا ہدف مسلمانوں کو عیسائی بنانا ہے!...... اس مقالے میں ہم اسی کے متعلق گفتگو کریں گے۔

عیسائیت کا ہدف اسلام کیوں؟

عیسائی مشنری دین اسلام کو سب ادیان سے پہلے اپنا نشانہ بناتے ہیں کیونکہ ان کی تاریخ انہیں بتاتی ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے' جس نے انہیں ہمیشہ شکست و ریخت سے دوچار کیا اور انہیں اپنا مغلوب بنایا' تاریخ شاہد ہے کہ صلیبی عیسائیوں نے اسلام کا سامنا کرنے اور مسلمانوں سے ٹکر لینے سے ہمیشہ گریز کیا' کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ مسلمان جب ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں گھوڑے کی لگام تھام کر گھوڑے کی پشت پر سوار ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس عزم سے نکلتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے شکست نہیں دے سکتی لیکن آج امت مسلمہ نے غفلت کی چادریں تان لیں' امت مسلمہ آج بیمار ہے' البتہ مری نہیں' اونگھ رہی ہے' ابھی سوئی نہیں' مسلمانوں کو شکست تو دی جا سکتی ہے لیکن انہیں صفحہ ہستی سے مٹایا نہیں جا سکتا۔

جب بھی کفر اور اسلام کی جنگ ہوئی اور مسلمانوں نے اپنے مقصد کو سامنے رکھا' اللہ کی نصرت پر بھروسہ کیا تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں ہزیمت سے دوچار نہ کر سکی' جب بھی مسلمان اپنے دین کی طرف لوٹے تو وہ ایک ناقابل شکست قوت بن کر ابھرے اور صلیبی اس حقیقت کو خوب سمجھتے ہیں' حتیٰ کہ فرانس کے مشہور بادشاہ لوئیس نہم جو دو صلیبی معرکوں میں عیسائیوں کی قیادت کر چکا تھا' کو بھی اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا۔ جب مسلمانوں نے اسے بدترین شکست دی اور ''منصورہ'' کے معرکہ میں اسے گرفتار کر لیا پھر جب یہ رسوا ہو کر قید سے نکلا تو اس نے ایک مشہور وصیت لکھی جو پوپ لوئیس کی وصیت کے نام سے مشہور ہوئی' وہ عیسائیوں کو تاکید کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> ''یار رکھو! مسلمانوں کو عسکری میدان میں کبھی شکست نہیں دی جا سکتی' اس لئے تمہیں اس طریقہ جنگ سے دستبردار ہونا ہوگا' اس کے مقابلے میں ثقافتی اور فکری یلغار سے مسلمانوں کو مغلوب کرنے کی کوشش کرو۔''

وصیت گویا ایک اعلان تھا کہ اب مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ایک نئی جنگ کا آغاز ہوگا' پھر ایسے ہی ہوا اور عسکری جنگ کو فکری اور ثقافتی جنگ سے بدل دیا گیا۔

تحریک تنصیر کے اہداف:

عیسائی منصوبہ سازوں نے اسلامی ممالک میں کئی منصوبوں پر کام شروع کر رکھا ہے' کیونکہ وہ تنہا اسلام کو اپنے لئے خطرہ سمجھتے ہیں' انہیں بدھ مت' ہندومت اور یہودیت سے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ یہ تمام مذاہب قومیت پرستی سے بڑھ کر کچھ نہیں' اپنی قوم اور

اپنے ماننے والوں کے حصار سے باہر نکلنا ان مذاہب کی فطرت میں شامل نہیں ہے' ویسے بھی یہ تمام مذاہب ترقی کے لحاظ سے نصرانیت سے بہت پیچھے ہیں' لیکن اسلام کو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک عالمگیر متحرک دین ہے بغیر کسی معاون کے دھیرے دھیرے آگے بڑھنا اس کی فطرت ہے' یہی وہ خطرہ ہے جو انہیں چین نہیں لینے دیتا۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تبشیری تحریک (عیسائی بنانے کی تحریک) کے پیش نظر بہت سے مختلف اہداف ہیں جنہیں وہ مسلمانوں کے خلاف بروئے کار لانا چاہتے ہیں ان میں سے بعض روایتی اور بعض غیر روایتی ہیں' پھر ان میں سے بعض ظاہر اور عیاں ہیں اور بعض خفیہ اور پوشیدہ۔ لیکن یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہئے کہ یہ تمام قسم کے اہداف اور مقاصد مسلمانوں اور اسلام کے لئے انتہائی خطرناک ہیں' افسوس کہ مسلمان ابھی تک اسلام کے خلاف ان گھناؤنے منصوبوں سے بالکل بے خبر ہیں۔ تبشیری تحریک کے پیش نظر کون سے مقاصد ہیں؟ بنیادی طور پر انہیں تین حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے:

(۱) مسلمانوں کو دین سے برگشتہ کرنا:

انہیں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا کرنا' اسلامی احکام کے متعلق جعل سازی سے کام لے کر اسلامی عقائد کی جڑیں کھوکھلی کرنا عیسائیوں کا سب سے بڑا ہدف ہے۔

چنانچہ عیسائیوں کا ایک بہت بڑا پادری زویمر اپنے مشنریوں کو وصیت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"عیسائیت کی تبلیغ کا مشن لوگوں کو نصرانیت میں داخل کرنا نہیں بلکہ تمہارا کام یہ ہونا چاہئے کہ تم مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ (متنفر) کردو حتیٰ کہ وہ ایسی مخلوق بن جائیں جن کا اللہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔"

عیسائیوں کی اس ذہنیت کا جو نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے' اس سے بہتر کھینچنا ممکن نہیں:

ترجمہ: "اہل کتاب میں سے اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمہیں ایمان سے پھیر کر پھر کفر کی طرف پلٹا لے جائیں' اگرچہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے مگر اپنے نفس کے حسد کی بنا پر تمہارے لئے ان کی یہ خواہش ہے۔" (سورۃ بقرہ:۱۰۹)

(۲) اسلام کو پھیلنے سے روکنے کے لئے رکاوٹیں کھڑی کرنا: عیسائی مشنری کا قلم اور زبان اسلام کے خلاف زہر اگلتی ہے' کیونکہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے سے زیادہ انہیں یہ فکر لاحق ہے کہ کہیں ان کی اپنی قوم اسلام کی حقانیت سے آشنا ہو کر دائرہ اسلام میں داخل نہ ہو جائے' اسلام فوبیا (اسلام سے خوف) ہر وقت ان کے ذہنوں پر سوار رہتا ہے اور وہ ہمیشہ یہ شور مچاتے ہیں کہ دین اسلام کے لئے خطرہ ہے اور وہ اسلام کو اس قدر بدنما بنا کر پیش کر رہے ہیں کہ مغربی معاشرہ لادینیت' الحاد اور کلیسا سے شدید نفرت کے باوجود عیسائی ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے۔

اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو روکنے کے علاوہ وہ ایمان و ہدایت کی بنیادوں کو بھی مضمحل کر رہے ہیں اور مغرب جس چیز پر سب سے زیادہ اسلام کو مطعون ٹھہراتا ہے وہ یہ الزام ہے کہ: "اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے" اسلام نے بڑی خونریزی کی ہے' حالانکہ یہ سراسر دروغ گوئی اور بددیانتی ہے اور اس خلاف حقیقت پروپیگنڈے اور جعل سازی کا مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ خود تلوار سونت کر مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے کا قانونی جواز پیدا کیا جاسکے۔ مغرب اسلام کی وسعت کے روکنے کو اتنی اہمیت نہیں دیتا جتنی اس بات کو اہمیت دیتا ہے کہ لوگوں کو عیسائی بنانے کے پردے میں قتل و غارت کا بازار گرم کرنے کا قانونی جواز پیدا کیا جائے۔ درحقیقت مغرب یہ سمجھتا ہے کہ خواہ کتنے ہی عیسائی مراکز قائم کرلئے جائیں لیکن تلوار استعمال کئے بغیر لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے نہیں روکا جاسکتا کیونکہ لوگوں کے سامنے اسلام میں داخل ہونے کے مواقع عیسائیت کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔

ہم یہ بتانا مناسب سمجھتے ہیں کہ عیسائی مشنریوں کی تکنیک اور ہدف ہر علاقہ میں مختلف ہوتا ہے' عرب ممالک میں یہ لوگ محض مسلمانوں کو ان کے عقائد سے متزلزل کرنے اور انہیں اسلام سے نکالنے پر اکتفا کرتے ہیں' انہیں نصرانیت میں داخل کرنا ضروری نہیں سمجھتے' لیکن دیگر ممالک میں یہ بالفعل مسلمانوں کو عیسائی بناتے ہیں' اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عرب ممالک تبشیری تحریک کا شکار ہو کر حلقہ عیسائیت میں داخل نہیں ہوتے' بلکہ وہاں بھی بعض اوقات عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں ثمر آور ہوتی ہیں اور بعض لوگ بالفعل عیسائی بن جاتے ہیں' البتہ دیگر اسلامی ممالک میں لوگوں کی اکثریت عیسائیت کی طرف مائل ہو رہی ہے۔

(۳) مغربی تسلط کے قیام کے لئے عالم اسلام کو سیاسی' اقتصادی اور ثقافتی لحاظ سے اپنا غلام بنانا: عالمی سیاسی وحدت کا نظریہ مسلط کرنے کے لئے فضا کو سازگار بنانا' اپنی معاشرتی اقدار کو فروغ دینا' جدید اقتصادی سیٹ اپ تشکیل دینا' ثقافتی اور تہذیبی رکاوٹوں' دینی اور ثقافتی بحثوں میں پڑے بغیر انسانی معاشروں کے درمیان پائے جانے والے امتیازات کا خاتمہ کرنا' بلکہ یوں سمجھئے کہ پورے عالم کو دینی لحاظ سے ایک وحدت بنانا اور اس کے علاوہ بے شمار خوشنما اہداف جس سے اکثر لوگوں نے دھوکہ کھایا'

یہ تمام اہداف ظاہری لحاظ سے جتنے خوشنما ہیں اندر سے اتنے ہی خوفناک اور نقصان آمیز ہیں۔ یہ درحقیقت مسلمانوں کی ناکہ بندی کرنے انہیں مغرب کی غلامی میں جکڑنے، انہیں خودکار ہتھیاروں میں محصور کرکے اسلامی تشخص اور اسلامی تمدن کو مسخ کرنے کی گھناؤنی سازش ہے اور اس سازش کو کامیاب بنانے کے لئے مغرب وہ پرانے طریقے چھوڑ کر جدید طریقوں کو بروئے کار لانے کی کوشش کررہا ہے، کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ عیسائیت کی سرگرمیاں بین الاقوامی تبدیلیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیں گی اور ان کے قائدین ان تبدیلیوں کے سامنے بے بس ہوجائیں گے؟ نہیں! بلکہ عیسائی مشنری اپنے مفادات کی تکمیل کے لئے ان تبدیلیوں کو ایک قیمتی موقع تصور کرتے ہیں، وہ ان کے زیر سایہ اپنے منصوبوں اور مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے خوب تگ و تاز کریں گے، زمانے کی چکی تیزی سے گھوم رہی ہے، آج کا دن گزشتہ کل سے زیادہ دور نہیں، تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں، عیسائی مشنری جس طرح آج ''سیاسی وحدت'' کے نظریہ کے زیر سایہ نصرانیت کی نشر و اشاعت میں کوشاں ہیں، اسی طرح اس سے پہلے انہوں نے یورپی عسکری استعمار کے ذریعے نصرانیت کو پھیلایا اور اس سے پہلے صلیبی جنگوں میں انہوں نے مسلمانوں کو عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کیا اور وہ حربے استعمال کئے جن کے ذکر سے جسم پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے، پھر تعجب ہے کہ یہ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ اب صلیبی جنگیں ختم ہوچکیں، ایسا ہرگز نہیں ... بی جنگیں ختم نہیں ہوئیں، صرف ان جنگوں کا انداز اور طریق کار تبدیل ہوگیا ہے، میدان جنگ میں عیسائیوں کو ہونے والی مسلسل ناکامیوں کی طرف موڑ دیا ہے، صلیبیوں نے اسلامی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کو ہمیشہ جاری رکھا ہے اور وہ دن دور نہیں جب یہ لوگ برسرعام اور بغیر کسی رکاوٹ کے عیسائیت کی تبلیغ و ترویج کریں گے۔

عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کے ذرائع......

زمانہ قدیم اور جدید میں!:

گزشتہ کئی برسوں سے عیسائیوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو جدید طریقوں پر استوار کرنا شروع کردیا ہے، عیسائی مبلغین نے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے جدید قسم کے ذرائع ایجاد کئے ہیں جو پرانے ذرائع سے زیادہ خفیہ، زیادہ مؤثر اور مکر و فریب دہی میں زیادہ کارآمد ہیں۔ علاوہ ازیں وہ نت نئے ذرائع تبلیغ ایجاد کرنے کے لئے بڑی محنت اور جاں فشانی سے کام کررہے ہیں G

باقی آئندہ

7/ستمبر کو ''یوم ختم نبوت'' منایا جائے

آج سے 27 سال قبل 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان میں قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس سال اتفاق سے 7/ستمبر کو جمعہ ہے۔ ملک بھر کے علماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ خطبات جمعہ پر مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کے کفریہ عقائد سے عوام الناس کو باخبر کریں۔ تمام جماعتی احباب اپنے اپنے حلقہ کے خطباء سے مل کر ''یوم ختم نبوت'' کو کامیاب بنائیں۔

دعا گو

فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

احقر سید نفیس الحسینی غفرلہ

تبصرۂ کتب

نام کتاب: داڑھی ہماری

مؤلف: مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ضخامت: ۴۰ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: ''مبین ٹرسٹ'' (وقف)

پوسٹ بکس نمبر ۱۴۷۰ اسلام آباد ۴۴۰۰۰، پاکستان

مونچھیں کتانا اور داڑھی بڑھانا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ علیہم السلام کی سنت اور انسان کی فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''اللہ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور اللہ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔'' (رواہ البخاری، مشکوٰۃ ص ۳۸۰)

اس طرح صحیح مسلم ج اول ص ۱۲۹، رواہ احمد والترمذی والنسائی، مشکوٰۃ ص ۳۸۱، جامع صغیر ص ۸ ج ۲، البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۷۰، حیاۃ الصحابہؓ ج اول ص ۱۱۵، شامی طبع جدید ص ۴۱۸ ج ۲، فتح القدیر ص ۷۷ ج ۲ اور اشعۃ اللمعات ص ۲۲۸ ج اول وغیرہ میں حدیث مذکورہ بالا کا مفہوم درج ہے۔ چونکہ اللہ رب العزت نے مردانہ چہرے کو فطرتاً داڑھی کی زینت عطا فرمائی ہے لہٰذا اسے بحال رکھ کر انبیاء علیہم السلام کا طریقہ اور سنت کو پورا کرنا باعث اجر وثواب ہے۔ داڑھی منڈانا تین گناہوں کا مجموعہ ہے:

(۱) انبیاء علیہم السلام کی مخالفت (۲) اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی خلاف ورزی (۳) انسانی فطرت کی خلاف ورزی۔

داڑھی منڈانا ایک ایسا گناہ ہے جو تمام عبادات کو بجالاتے ہوئے بھی اس کا ارتکاب بحال رہتا ہے، اکابرین امت نے داڑھی منڈانے کو گناہ کبیرہ شمار کیا ہے۔ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف مواقع پر داڑھی کے متعلق پوچھے گئے سوالات کے مدلل جوابات دیئے، جن کو ''مبین ٹرسٹ'' اسلام آباد والوں نے انتہائی خوبصورت چار رنگ سرورق، عمدہ کتابت اور طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے جو ''مبین ٹرسٹ'' والوں کا ذوق حسب سابق قابل صد تحسین ہے، آرٹ پیپر پر ہر صفحے کے حاشیہ پر لفظ ''اللہ'' کی خوبصورت کیلی گرافی انتہائی جاذب نظر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے درجات عالیہ کو مزید بلند فرمائے اور جو ہمارے بھائی داڑھی کٹوانے کے گناہ بے لذت میں مبتلا ہیں انہیں توبہ و استغفار کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء علیہم السلام کی سنت پر عمل کرکے پکا سچا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

مبین ٹرسٹ (وقف) اسلام کے جملہ اہتمام کرنے والوں اور قارئین کو زیادہ سے زیادہ اجر وثواب مرحمت فرمائے۔ (آمین)

☆...... مبین ٹرسٹ (وقف) اسلام آباد نے حسب سابق خوبصورت دیدہ زیب چار رنگوں پر مشتمل اسٹیکرز شائع کئے ہیں: ''التوحید'' 7 X 4 انچ ایک خوبصورت اور دلکش اسٹیکر زیر نظر ہے، جس کے آغاز میں تسمیہ لکھی ہوئی ہے جبکہ لفظ ''التوحید'' کے دائیں بائیں کعبۃ اللہ کی تصاویر ہیں جو انسانی آنکھ نما کے اندر سے موتی کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں، اور ہر ایک موتی سے لفظ: ''اللہ ایک'' بنتا نظر آرہا ہے، یہاں تک کہ (۵۲) مرتبہ ''اللہ ایک'' کا جملہ دکھائی دے رہا ہے۔ ''التوحید'' کے پس منظر میں روشنی کی شعاعیں نکل رہی ہیں، درمیان میں تفسیر الکبیر جلد ۲ صفحہ ۹۹ سے نقل شدہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سوال وجواب لکھا ہوا ہے:

''حضرت امام شافعیؒ سے لوگوں نے پوچھا: صانع (خدا تعالیٰ) کے وجود کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

''شہتوت کا پتا، اس کا ذائقہ، اس کا رنگ، اس کی بو اور اس کا مزاج تمہارے نزدیک ایک ہی ہے؟ لوگوں نے کہا ''ہاں''

امام صاحبؒ نے فرمایا: اس کو ریشم کا کیڑا کھاتا ہے تو اس سے ریشم نکلتا ہے، شہد کی مکھی کھاتی ہے تو اس سے شہد پیدا ہوتا ہے، بکری کھاتی ہے تو مینگنیاں نکلتی ہیں، ہرن کھاتے ہیں تو اس کے نافہ سے مشک پیدا ہوتا ہے۔''

اس عبارت کے اردگرد خوبصورت ہرے رنگ کا چاند بنا ہوا ہے جیسا کہ فیصل مسجد اسلام آباد کے جنوب مشرقی مینار کے ساتھ چاند بنا ہوا ہے۔ اسٹیکر پر موجود چاند کی تصویر میں یہ عبارت درج ہے:

''اب کس ذات نے ان (مختلف) اشیاء کو ایسا بنادیا، حالانکہ شہتوت کا مزاج ایک ہی ہے؟''

☆...... دوسرا اسٹیکر: ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل چار رنگا خوبصورت دیدہ زیب اسٹیکر ہے، جس پر موتیوں کی لڑیوں کے اندر حدیث مبارکہ کا ترجمہ درج ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے، اس کی دس خطائیں معاف کرتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔''

اسٹیکر کے بائیں جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے گنبد خضریٰ کی تصویر اور اس کے پس منظر میں مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مینار نظر آرہا ہے جبکہ دائیں جانب درمیان میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر درود پاک لکھا گیا ہے:

''اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ و بارک وسلم''

اللہ رب العزت مبین ٹرسٹ (وقف اسلام آباد) کے جملہ اہتمام کرنے والوں کے لئے اور ''توحید'' و رسالت پر مشتمل اسٹیکرز کے ناظرین کو قرآن وسنت کے مطابق زندگیاں گزارنے کی توفیق دے۔ (آمین)

اخبارِ ختمِ نبوّت

ضلع بدین اور میر پور خاص میں ''عشرۂ ختم نبوت'' منایا گیا

مناظر ختم نبوت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا دورۂ سندھ

گولارچی (رپورٹ: ابوارسلان) گزشتہ سال کی طرح امسال بھی ماہ اگست میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے عشرۂ ختم نبوت منایا گیا اور گزشتہ سال کی طرح امسال بھی اس عشرہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مناظر ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے دس سے زائد شہروں میں عشرۂ ختم نبوت کے عنوان سے عقیدۂ ختم نبوت' حیات مسیح علیہ السلام' امام مہدی علیہ الرضوان' خروج دجال' علامات قیامت اور فتنۂ قادیانیت کے کذب اور دجل پر ایمان افروز خطابات فرمائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ۱۰/ اگست جمعہ کی صبح زکریا ایکسپریس سے سفر کر کے حیدرآباد دفتر ختم نبوت پہنچے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغ مرکزی مولانا محمد علی صدیقی نے اور حیدرآباد دفتر کے نگراں محمد عمران نے خیر مقدم کیا اور اس کے بعد مولانا شجاع آبادی' حضرت مولانا محمد علی صدیقی کے ہمراہ گولارچی روانہ ہوئے اس سلسلہ کا سب سے پہلا پروگرام گولارچی میں تھا۔

۱۰/ اگست مولانا نے جمعۃ المبارک کا خطاب گولارچی کی جامع مسجد مدینہ میں کیا' اور عقیدۂ ختم نبوت اور کذبات مرزا پر تفصیل سے بیان کیا۔ شام کا پروگرام بعد نماز مغرب چک ۵۴ میں تھا' جہاں' مولانا نے پون گھنٹہ مسئلہ ختم نبوت پر بیان کیا۔ گولارچی کے احباب مولانا حکیم محمد عاشق نقشبندی' حکیم محمد سعید انجم' مولانا عبدالخبیر ہزاروی' جان ولی محمد' محمد رفیق آرائیں' محمد زاہد انجم' طارق محمود صدیقی نے مولانا شجاع آبادی کا پُر جوش خیر مقدم کیا۔

۱۱/ اگست کو مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا بیان دن کو بدین میں مدرسہ بدرالعلوم کے طلبا کرام سے ہوا' مولانا عبدالستار صاحب' مولانا جمال الدین' مولانا مشتاق صاحب' مولانا فتح محمد' مولانا عبدالکریم صاحب سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ رات کا پروگرام جامع مسجد حیدر کرار میں ہوا بعد نماز عشاء' جس سے مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے بیان کیا اور عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت پر تفصیلی بیان ہوا۔ مولانا عبدالحمید حیدری' مولانا فقیر الرحمن اور دیگر دوستوں سے ملاقات ہوئی۔

۱۲/ اگست کی صبح شادی لارج میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی صاحب تشریف لے گئے' آپ کے ہمراہ مولانا محمد علی صدیقی اور عبدالحمید حیدری تھے شادی لارج میں جناب محمد صفدر صدیقی' حافظ عبدالخالق نے استقبال کیا اور اس کے بعد قادیانیت سے تائب ہونے والے نومسلم خالد محمود کو مبارک باد پیش کی۔ رات کا پروگرام جامع مسجد کڑیو گھنور میں ہوا' جس میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد علی صدیقی نے بیان کیا۔ پروگرام کا اہتمام جمعیت علماء اسلام کے حافظ عبدالواحد صاحب کھٹی نے کیا تھا۔

۱۳/ اگست کا پہلا پروگرام مدرسہ الجامعہ اسلامیہ قاسمیہ ماتلی میں ہوا' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے طلبا کرام میں عقیدۂ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلی بیان کیا اور مولانا محمد عباس تھری' مولانا گل حسن' مولانا نور محمد' حافظ احمد دریا' مولانا محمد حسین الحسینی' مولانا محمد رمضان آزاد' مولانا محمد ابراہیم صدیقی' مولانا محمد ذوالفقار' مولانا عبدالشکور صاحب اور جناب محمد اعجاز احمد سنگھانوی سے ملاقاتیں ہوئیں۔ رات کا پروگرام جامع مسجد کی محلہ کشمیری ماتلی میں ہوا' مولانا گل حسن' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا محمد علی صدیقی اور آخر میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔

۱۴/ اگست فجر کی نماز کے بعد مولانا رمضان آزادکی مسجد ماتلی میں درس قرآن ہوا' نو بجے مدرسہ اشاعت القرآن للبنات میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا اور اس کے بعد سفر ٹنڈو غلام علی ہوا مدرسہ تعلیم الاسلام میں ظہر کی نماز کے بعد مسئلہ ختم نبوت پر مدرسہ کے احادیث شریف کے طلبا کرام میں بیان ہوا' رات کو بعد نماز عشاء حاجی مبارک مسجد میں مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر تفصیلی بیان کیا۔

۱۵/ اگست کو صبح نماز کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام

ٹنڈو غلام علی میں طلباء کرام کو حیات عیسیٰ علیہ السلام' ظہور امام مہدی' پر ڈیڑھ گھنٹہ درس ہوا اور شام کو جامع مسجد بخاری کنری میں ظہور امام مہدی پر مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا' جس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے مولانا عبدالستار' مولانا محمد اختر' ماسٹر عبدالواحد نے کیا ہوا تھا۔

۱۶/ اگست کو مسجد فاروقیہ میں محمد حنیف مغل کی دعوت پر صبح کی نماز کا درس مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے دیا اور دس بجے مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات میں مسئلہ ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' امام مہدی علیہ الرضوان پر تفصیلی بیان خواتین اور مدرسہ کی طالبات میں ہوا اور شام کو بعد نماز مغرب چک ۱۹۵ نزد ٹنڈو جان محمد میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے مسئلہ ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' ظہور امام مہدی' سیرت النبیؐ کے عنوان سے خطاب کیا ۱۹۵ وہ چک ہے جس میں گزشتہ چند ماہ قبل ایک بہت بڑا قادیانی گھرانہ مسلمان ہوا اور اس چک میں ایک ہی گھرانہ تھا اب الحمدللہ اس چک سے قادیانیت کا صفایا ہو چکا ہے۔

۱۷/ اگست کو جمعۃ المبارک مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے فضل بھمبرو میں پڑھایا اور مولانا محمد ایوب صاحب نے میزبانی کی خدمات سرانجام دیں۔ یہ علاقہ قادیانیت زدہ ہے تقریباً سو سال تک اس علاقہ میں کبھی کسی نے قادیانیوں کے غلط عقائد کی تردید نہیں کی تھی اب الحمدللہ تین سال سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی میں مولانا محمد ایوب صاحب نے ایک مدرسہ اور مسجد قائم کی ہے جس کا تعمیری کام جاری ہے اور وہ مسلمانوں کے تعاون کا منتظر ہے۔ رات بعد نماز عشاء جامع مسجد مدنی جھڈو میں پروگرام تھا' جس سے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب فرمایا اور مولانا محمد علی صدیقی نے جمعۃ المبارک کا خطاب جامع مسجد مدنی مدرسہ اسلامیہ جھڈو میں کیا جمعہ اور رات کے پروگرام کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھڈو کے سرپرست حافظ محمد شریف صاحب اور امیر حافظ عبدالعزیز' جناب منور علی راجپوت نے کیا تھا۔

۱۸/ اگست کو مدرسہ اشاعت القرآن ڈگری میں مولانا عبیداللہ آرائیں' جانشین مولانا حافظ محمد شفیع صاحب' مولانا محمود الحسن خیری کی دعوت پر مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا بیان طلبات میں ہوا اور رات کو مکہ مسجد کی عیدگاہ میں ایک عظیم الشان فدایان مصطفیٰ کانفرنس سے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا محمد علی صدیقی اور مجلس علماء اہلسنت کے ناظم اعلیٰ معروف خطیب مولانا عبدالغفور حقانی نے مسئلہ ختم نبوت' سیرت النبیؐ' عظمت قرآن کے عنوان سے خطاب فرمایا۔

سارے پروگرام کامیاب رہے اس سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا صاحب نے اس سلسلہ میں مختلف تربیتی پروگرام اور کانفرنسوں میں شرکت کی' جن میں اس انداز سے قادیانیت کے مقابلہ میں کام کرنے میں مزید دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مربوط پروگراموں کی وجہ سے اس علاقہ میں قادیانیت کے ناپاک عزائم کو بریک لگ چکی ہے' کئی خاندان قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں بیسیوں قادیانی توہین رسالت اور تبلیغ قادیانیت کے سلسلہ میں جیل کی ہوا کھا رہے ہیں۔

شادی لارج میں ایک قادیانی گھرانے کا قبول اسلام

شادی لارج (نمائندہ خصوصی) سندھ میں ایک قادیانی گھرانے نے مولوی فقیر الرحمٰن' مولانا عبدالحمید حیدری کی کوششوں سے مولانا حافظ عبدالخالق رحمانی کے ہاتھ پر گزشتہ دنوں اسلام قبول کرلیا' گھرانے کے سربراہ کا نام خالد محمود ہے' اس کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں نے کثیر تعداد میں ان کو مبارک باد پیش کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد علی صدیقی نے اس کے گھر جا کر اسلام قبول کرنے پر مبارک باد پیش کی اور استقامت کی دعا کی۔

بہاولپور میں ردقادیانیت کورس

بہاولپور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اشرف غلہ منڈی میں تین روزہ ''ردقادیانیت کورس'' منعقد ہوا۔ کورس عصر تا عشاء جاری رہا' شرکاء کورس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ مبلغ حضرت مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا محمد اسحاق ساقی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اسلام میں اہمیت' فلسفہ رفع و نزول مسیح علیہ السلام' کذبات مرزا پر لیکچر دیتے ہوئے ان علماء کرام نے کہا کہ قادیانیت کے پلے سوائے چند شکوک و شبہات کے کوئی دلیل نہیں ہے۔ جس سے وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو ثابت کرسکیں۔ مبلغین ختم نبوت نے قادیانیوں کو چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ وہ مرزا قادیانی کو ایک شریف انسان ثابت نہیں کرسکتے۔ مرزا قادیانی کی ساری زندگی جھوٹ' فریب' دھوکہ بازی' شراب نوشی' زناکاری سے عبارت ہے۔ مذکورہ بالا علامات مرزا قادیانی کے چہرۂ خبیثہ پر بدنما داغ ہے۔

ایس ای کالج سے اردو کے ریٹائرڈ پروفیسر جناب عطاء اللہ اعوان نے مبلغین کے اعزاز میں استقبالیہ دیا' جس میں مذکورہ بالا علماء کرام کے علاوہ مجلس بہاولپور کے نائب امیر مفتی عطاء الرحمٰن بھی شامل تھے۔

قسط:۲

تحریر: مولانا محمد اشرف کھوکھر

توضیح و تشریح السمیع جل جلالہ

تیرا شیوہ کرم ہے اور میری عادت گدائی کی
نہ ٹوٹے آس اے مولا تیرے در کے فقیروں کی

ایک مسافر متمدن دنیا سے دور لق و دق صحرا میں سفر کرتے ہوئے پیاس محسوس کرتا ہے...... ساون کا مہینہ کڑکتی اور چلچلاتی دھوپ کی شدت سے پیاس میں شدت آتی جاتی ہے' مسافر اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے دائیں دیکھتا ہے تا حد نظر پانی ملنے کے آثار نہیں' بائیں دیکھتا ہے پانی کے آثار مفقود ہیں' آگے دیکھتا ہے تو دور بہت دور ایک سایہ دار درخت دکھائی دیتا ہے اور اس سے پہلے پانی کا ایک تالاب نظر آتا ہے تو مسافر کی ہمت بندھتی ہے اور وہ رواں دواں ہوتا ہے چلتے چلتے یہ صحرا نورد دو ڈھائی کلومیٹر کا کٹھن سفر طے کرکے جب درخت کے قریب پہنچتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ پانی نام کی کوئی چیز نہیں یہ تو آفتاب کی کڑکتی دھوپ کی وجہ سے ''بصری دھوکہ'' تھا۔ پیاس سے نڈھال زاد راہ ایک طرف پھینک کر پیاسا مسافر درخت کی چھاؤں میں تھوڑی دیر سستاتا ہے' قریب آبادی کے آثار نہیں ''منزل'' جانا ہے کٹھن اور دشوار سفر درپیش ہے' پیاس سے زبان خشک ہو چکی ہے۔ صحرا میں رات ہو جانے کا خدشہ ہے تفکرات کے نہ ٹوٹنے والا سلسلہ کہ مسافر کو چین نہیں آتا' کچھ دیر بعد وہ سفر جاری کرتا ہے لیکن موت سامنے نظر آرہی ہے' چلتے چلتے شدت پیاس سے نڈھال ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور اپنے رب السمیع جل جلالہ کی طرف رجوع کرتا ہے جو کہ انتہائی رحیم و کریم ہے' دونوں کانپتے ہاتھ اٹھاتا ہے اور اپنی خشک زبان سے سوال کرتا ہے:

''یارب العالمین! تو جانتا ہے میں شدت پیاس سے قریب المرگ ہوں تو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے تو جانتا ہے کہ میرا سفر طویل ہے' یا رب الرحیم میرے حال پر رحم و کرم فرما میری پیاس بجھانے کا انتظام فرمادے' یارب العالمین! میری پیاسی دھرتی کو اپنی رحمت سے سیراب کردے۔''

دعا دل سے مانگی' اللہ رب العزت نے قبول فرمائی:

دعا جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

شمال مغرب سے بادل کی چند ٹکڑیاں نظر آئیں' مسافر نے زاد سفر اٹھایا اور منزل کی طرف رواں دواں ہو گیا دیکھتے ہی دیکھتے بادل آسمان پر چھا گیا...... کوندی چمکنے لگی' مسافر کا حوصلہ بلند ہوا' ہر ہر قدم پر اپنے رب کے سامنے اظہار عاجزی کر رہا ہے۔ اگرچہ زبان پیاس کی شدت سے خشک لیکن ذکر اللہ سے تر ہے سفر طے ہوتا گیا ادھر اللہ رب العزت کے حکم سے میکائیل علیہ السلام نے بادل سے کہہ دیا کہ:

''اب اتنا برس اتنا برس کہ جل تھل ایک کردے' لیکن اللہ کے بندے کو نقصان بھی نہ پہنچے۔''

السمیع جل جلالہ اپنی مخلوق پر ماں سے زیادہ شفیق ہیں۔ اللہ رب العزت نے شفقت کا ایک ایک حصہ ساری مخلوق میں تقسیم کیا اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں' ایک ماں اپنے بچے کے لئے سب کچھ لٹا دیتی ہے اور ماں تا اسے اولاد کے لئے کواب راحت اور دنیا عیش و عشرت سے روک دیتی ہے' بچے کی آواز پر مستعد رہتی ہے' اس ایک ذرا سے حصے کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں تقسیم کیا ہے' اندازہ کر لیجئے کہ خالق و مالک رحیم و کریم ذات جس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں وہ مخلوق پر کتنی رحیم ہوگی' اگر اس کریم داتا کو سچے دل سے پکارا جائے تو وہ کیوں نہ لبیک کہے گا' جبکہ وہ خود ارشاد فرماتے ہیں:

''ادعونی استجب لکم'' (المومن: ۶۰)

ترجمہ: ''مجھے پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔''

[illegible]

ترجمہ: ''بیشک اللہ خوب سننے والے اور جاننے والے ہیں۔''

اللہ رب العزت ایسے کریم ہیں' جن کے خزانے کبھی ختم نہ ہوں گے' جن کے احسانات کی بارش مخلوق پر ہر وقت برستی رہتی ہے' جو ہر مانگنے والے کے سوال پر لبیک یا عبدی فرماتے ہیں۔ اس کی دعا قبول کرتے ہیں اور وہ عالم الغیب ذات جو ہماری بہتری و بھلائی کو ہم سے زیادہ سمجھتی ہے اور وہ ہمیں وہ عطا کرتی ہے جو ہمارے لئے بہتر ہو' اس لئے کہ ہمارا علم مختصر اور ادراک نا تمام ہیں' بالکل اسی طرح جس طرح صحرا کا مسافر دھوپ کی تمازت سے صحرا میں پانی کا تالاب دیکھتا ہے' حالانکہ یہ اس کا بصری دھوکہ تھا سراب تھا...... مسافر نے اپنے رب کے سامنے اظہار ندامت کیا' صدق دل' کامل یکسوئی' خشوع و خضوع' تضرع و عاجزی سے دست سوال دراز کیا' یقین کے ساتھ بھیک مانگی کہ یارب العالمین! میں مسکین ہوں' فقیر اور عاجز ہوں یارب العالمین میرے حال پر رحم و کرم فرما! ادھر ندامت کا بدل چھایا ادھر آسمان پر بادل...... ادھر آنسوؤں کی رم جھم ادھر ہلکی ہلکی پھوار...... دھیرے دھیرے موسلا دھار بارش برسنا شروع ہوئی سبحان اللہ:

''وبحمدہ سبحان اللہ العظیم''

احادیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ جن کے ساتھ ہمیں دعا مانگنے کا حکم دیا گیا ہے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کا احاطہ کرے گا (یعنی یاد کرے گا اور پڑھتا رہے گا) وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

اسی حدیث کے دوسرے الفاظ میں یہ ہے:

"جو کوئی شخص ان کو حفظ کرے گا' اور برابر پڑھتا رہے گا وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔" (حصن حصین:۴۴)

آیئے السمیع جل جلالہ کے حضور انتہائی تضرع و عاجزی سے دست سوال دراز کریں:

(۱) "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت (دونوں) میں خیر و عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں' اپنے دین و دنیا میں' اپنے اہل وعیال اور مال ومتاع میں عافیت وسلامتی چاہتا ہوں' اے اللہ! تو میرے (جملہ) عیوب کی پردہ پوشی کر اور میرے خوف اور پریشانی کو امن وامان سے بدل دے' اے اللہ! تو میری حفاظت فرما ہر طرف سے میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اور اس سے کہ میں اچانک کسی ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں۔

(۲) اے (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے! اے (زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو) قائم رکھنے والے' تیری رحمت کی دہائی ہے' تو میرے تمام کام درست کردے اور مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی تو میرے نفس کے حوالے نہ کر۔

یہ مسنون دعا رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کے حضور سجدہ میں پڑھی یہاں تک کہ السمیع جل جلالہ نے فتح نصیب فرمائی۔

(۳) ہم نے اور ساری خدائی نے اللہ کی عبادت کے لئے شام کی ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے میں اس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو اپنی اجازت کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے' ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی' پھیلائی اور اس کو جنم دیا اور وہی مجھے بچائے گا۔

(۴) حاضر ہوں میں اے اللہ (تیرے حضور میں) حاضر ہوں' حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں اور بھلائی (تمامتر) تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تیری ہی جانب سے ہے اور تیری ہی طرف منسوب ہے۔ اے اللہ! جو بھی بات میں نے کہی جو بھی قسم میں نے کھائی یا جو بھی نذر (منت) میں نے مانی تیری مشیت (چاہا) اس سب سے پہلے ہے' جو تو نے چاہا وہی ہوا اور جو تو نہ چاہے گا نہ ہوگا اور نہ کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت بجز تیرے (سہارے کے) بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے' اے اللہ! جو بھی میں نے (کسی پر) لعنت بھیجی وہ اس پر ہو جس پر تو نے لعنت فرمائی تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے تو مجھے مسلمان (دنیا سے) اٹھائیو اور صالحین (نیکوں) میں شامل کیجو۔" (آمین یارب العالمین)

عصر حاضر میں امت مسلمہ جن حالات سے گزر رہی ہے پورے عالم کے حالات خواہ وہ مسئلہ کشمیر ہو یا وہ بیت المقدس' تحفظ ختم نبوت کا معاملہ ہو یا اندرون ملک عزیز فتنہ گوہر شاہی یا فتنہ یوسف کذاب ان سب کا حل اسی میں ہے کہ ہم اپنے آپ میں تغیر پیدا کریں' اپنی کوتاہیوں اور اسلامی تعلیمات سے انحراف اور دوری کا جائزہ لیں اور اپنے کو بدلنے کا ارادہ کریں' خرد و ہوشمندی اور حکمت و دانائی کے ساتھ تدابیر و وسائل کا اپنانا ضروری ہے وہاں السمیع جل جلالہ کے حضور دعا و انابت کی شدید ضرورت ہے کہ دعا و انابت اور توبہ و استغفار ہی مومن کا وہ ہتھیار ہے جس کا نشانہ خطا نہیں جاتا اور رحمت خداوندی کو متوجہ کرلیتا ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے گناہوں و نافرمانیوں' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات سے روگردانی کی وجہ سے ہو رہا ہے' ہم نے غلطی کی ہے' ہم سے بہت سی کوتاہیاں ہوئی ہیں' جنہوں نے غضب خداوندی کو بھڑکا دیا ہے' ہم ہزار گناہگار سہی لیکن اس کے باوجود' اپنے خالق و مالک حاجت روا و کارساز ملجا و ماویٰ' السمیع جل جلالہ کو سمجھتے ہیں' اپنی مشکلات میں اسی السمیع جل جلالہ کو پکارتے ہیں:

☆....."اے ہمارے پروردگار! ہم کو نہ پکڑ اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں' اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بوجھ جیسے تو نے ان لوگوں پر رکھا جو ہم سے پہلے تھے اور نہ اٹھوا ہم سے وہ جس کی ہمیں طاقت نہیں اور معاف کر ہمیں اور بخش اور رحم کر ہم پر تو ہمارا سہارا ہے ہماری مدد کر نہ ماننے والوں پر۔"

☆....."اے ہمارے آقا! ہمیں منکروں کے لئے فتنہ نہ بنا دے' اور اے ہمارے رب! ہمارے قصوروں سے درگزر فرما' بے شک تو ہی زبردست سننے والا دانا ہے۔"

ہم جس حال میں ہیں اپنے رب سے لو لگائیں' گناہوں سے توبہ کریں' اسی کے سامنے سر نیاز جھکائیں' راتوں کی تنہائی میں اس کے سامنے روئیں اور گڑگڑائیں' اپنی پیشانی اس کے در پر رگڑیں' السمیع جل جلالہ وہ ہماری سنے گا' ہمارے دلوں کو ہدایت سے معمور فرما دے گا' مصائب و خطرات کے بادل چھٹ جائیں گے وہ ہماری مناجات کو سننے والا ہے' جب ہم اپنے ٹوٹے ہوئے دل' تھرتھراتے ہوئے ہونٹ اور آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ مانگیں گے اور کہیں:

تیرا شیوہ کرم ہے اور میری عادت گدائی کی
نہ ٹوٹے آس اے مولا تیرے در کے فقیروں کی

تاریخ اسلام اس پر گواہ ہے کہ جب کسی قوم نے اپنے آپ میں رجوع الی اللہ اور انابت کی کیفیت پیدا کی' دعا و استغفار کا ماحول بنایا تو ایسی جگہ سے مدد پہنچی جہاں کسی کا وہم و گمان نہیں تھا۔ السمیع جل جلالہ ہماری ہر دعائے خیر کو شرف قبولیت بخشے۔ (آمین)

اعتذار

ہفت روزہ "ختم نبوت" شمارہ: ۱۴ کے صفحہ: ۵ کی آخری سطر میں جملہ اس طرح پڑھا اور سمجھا جائے: "ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے ایک گھنٹہ تقریر کی اور عیسائیوں کی تردید اور عقیدہ ختم نبوت کو مضبوطی سے تھامنے کی تلقین کی۔" کتابت کی غلطی پر ہم قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام
مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر میں
فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی
زیر سرپرستی
خان محمد صاحب
شاہ نفیس الحسینی
سالانہ ردِ قادیانیت وعیسائیت کورس
نامور علماء ومناظرین وماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ
۵ شعبان تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۲ھ
بمطابق
23 اکتوبر تا 14 نومبر 2001
کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے
عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
061/514122 ، 04524/212611

ختم نبوت کانفرنس

دو روزہ
عظیم الشان
۲۰/ویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

12/11 اکتوبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۳/۲۴ رجب ۱۴۲۲ھ بروز: جمعرات، جمعۃ المبارک

زیر صدارت: مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	راولپنڈی	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
نمبرز	514122	7780337	5862404	2829186	5551675	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان